عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

۳

۱۷ تا ۲۱ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ بمطابق ۱۶ تا ۲۲ جون ۱۹۹۵ء

حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ

قلندرانہ ادائیں سکندرانہ جلال

مغرب کے دوہرے معیار

ختم نبوت کے محافظ

بنیاد پرستی اور کاسابلانکا کانفرنس

آپ کے مسائل

مولانا مفتی منیر احمد اخون

قسم کے ساتھ وعدہ طلاق

س..... میرا مسئلہ یہ ہے کہ گزشتہ چار مہینہ پہلے میری شادی ہوئی ہے میری ساس نے مجھے بری (تحفہ) میں مجھے اپنی طرف سے چار عدد سونے کی چوڑیاں دی تھیں میرے شوہر نے مجھے بتایا کہ امی مجھے (میرے شوہر کو) طعنے دیتی رہتی ہیں کہ میں نے چوڑیاں بنا کر دی ہیں آخر میں دونوں ماں بیٹے میں تکرار ہوئی اور معاملہ بہت بڑھ گیا تو میرے شوہر نے میرے اور ساس کے سامنے مجھ سے چوڑیاں لی اور ساس سے کہا کہ یہ چوڑیاں لو اور اگر یہ چوڑیاں میں نے تم سے لیں تو میں اپنی بیوی کو چھوڑ دوں گا اور اگر میری بیوی نے لی تو میں اسے چھوڑ دوں گا اور یہ بات انہوں نے قسم کھا کر کہی تھی اب آپ کتاب اور سنت کی روشنی میں اس مسئلہ کا حل بیان فرمائیں کہ میں وہ چوڑیاں کہ اگر ساس دینا چاہیں تو میں لے سکتی ہوں یا اگر کسی اور صورت مین دینا چاہیں تو لے سکتی ہوں۔ کیا کوئی مرد اس طرح کے الفاظ ادا کر سکتا ہے کیا میری ساس اس کے بدلے میں پیسہ دینا چاہیں تو لے سکتی ہوں۔ یا اس کی کوئی دوسری صورت ہو سکتی ہے۔

ج..... بصورت مسئولہ شوہر نے قسم کے ساتھ وعدہ طلاق کیا ہے شرعاً اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی البتہ چوڑیاں لینے کی صورت میں قسم ٹوٹ جائے گی بشرطیکہ طلاق نہ دی۔

خلاصی کی راہ یہ ہے کہ چوڑیاں وصول کر لے اور طلاق نہ دے اور قسم ٹوٹنے کا کفارہ دے دے وہ یہ کہ دو محتاجوں کو دو وقت کا کھانا کھلا دے یا تین روزے رکھے۔

چوڑیوں کے بدلے پیسہ وغیرہ کا حیلہ بھی قابل اشکال ہے "غرض" کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کا حکم بھی چوڑیوں والا معلوم ہوتا ہے۔

نیز یہ کہ شوہر کو اس قسم کی جذباتی اور لایعنی گفتگو سے پرہیز کرنا چاہیں طلاق جائز امور میں سے اللہ کے نزدیک سب سے بری اور ناپسندیدہ چیز ہے جس کو بات بات میں زبان پر لانا اللہ رب رحیم کو غضبناک کرتا ہے اور شیطان مردود کو خوش کرتا ہے اب اس "جذباتی خاوند" کو خود فیصلہ کرنا چاہئے کہ اس کا قول و فعل کس کو خوش کر رہا ہے۔؟

زیورات پر زکوٰۃ اور قربانی کے احکام

محمد ارشد کراچی

س..... میں ایک گورنمنٹ ملازم آدمی ہوں۔ میری تنخواہ اللہ کا شکر ہے کافی حد تک مناسب ہے۔ لیکن اپنی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے بعد میرے حساب میں اتنا روپیہ نہیں بچتا کہ میں زکوٰۃ اور قربانی کی اخراجات برداشت کر سکوں دراصل میری والدہ کی طرف سے سونا اور میری ساس کی طرف سے بھی اسی قدر سونا جہیز میں ملا جس پر نصاب کے مطابق زکوٰۃ اور قربانی واجب ہے۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں نے اپنی زوجہ صاحبہ سے عرض کیا چونکہ ہماری حیثیت اتنی نہیں ہے لہٰذا تھوڑا بہت زیور دو اس طرح زکوٰۃ بھی واجب الادا نہیں ہوگی اور قربانی بھی۔ لیکن میری محترمہ اس بات کی ضد کیئے ہوئے ہیں کہ ہم سونے کے زیوارات نہیں بیچیں گے۔

اب میرے لیے نہ پائے فتن نہ جائے رفتن۔

اب آپ ہی بتائیے میں اپنے اخراجات کس طرح پورا کروں واضح رہے میں جس ادارے سے منسلک ہوں وہاں کافی ذہنی سکون ہے اور اس کو میں نہیں چھوڑ سکتا۔ مندرجہ بالا الجھنوں کو دور کر کے مجھے موجودہ مسائل سے نکال دیں۔

ج..... زیورات کی زکوٰۃ آپ کی بیوی پر واجب ہے وہ جیسے چاہے ادا کریں خواہ کچھ زیور بیچ کر یا کسی اور طرح، آپ کے ذمہ واجب نہیں ہے تو آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں یہی قربانی کا حکم ہے۔

اعتکاف کے مسائل

محمد خطیب۔ کراچی

س..... رمضان المبارک میں معتکف حضرات اجتماعی طور سے کھانا کھانے کی خاطر دسترخوان پر کافی وقت محض اس لئے گذار دیتے ہیں کہ ساتھوں کا کھانا مختلف اوقات میں آتا ہے لہٰذا انفرادی کھانے میں کیا قباحت ہے۔

ج..... ایک دسترخوان پر اجتماعی کھانا سنت اور باعث برکت ہے لیکن ساتھیوں کا کھانا مختلف اوقات میں آنے کی وجہ سے اس کے اہتمام میں دشواری لازم آتی ہے اور اوقات کا ضیاع الگ ہے اس لیئے یا تو ایسی تدبیر کی جائے کہ سب کا کھانا مقررہ وقت میں پہنچ جایا کرے تاکہ اس اجتماعی سنت کی برکات حاصل ہو سکیں اور یا اپنا اپنا کھانا کھا کر قیمتی اوقات کو عبادات میں مصروف کر دیا جائے۔

س..... معتکف حضرات کا تمام رات دینی ترغیب کے ساتھ سیاسی باتیں کرنا نیز مسجد کی صفائی وغیرہ کرتے رہنا اعتکاف کے لئے مضر تو نہیں ہے یا ثواب اعتکاف کم تو نہ ہوگا۔

ج..... اعتکاف کی اصل روح یہ ہے کہ اتنے دنوں کو خاص **انقطاع** الی اللہ میں گذاریں اور حتیٰ الوسع تمام دنیوی مشاغل بند کر دیے جائے، تاہم جن کاموں کے بغیر چارہ نہ ہو ان کا کرنا جائز ہے چنانچہ اعتکاف میں دینی گفتگو کرنی چاہیے اور بقدر ضرورت دنیوی بات چیت کی بھی گنجائش ہے اور اللہ کے گھر کی صفائی ستھرائی تو بہت بڑی عبادت ہے انشاء اللہ خداوند کریم سے معافی اور کامل اجر و ثواب کی امید ہے۔

○

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۴
شمارہ نمبر ۳

۱۷ ر تا ۲۳ ر محرم ۱۴۱۶ھ
بمطابق ۱۶ تا ۲۲ جون ۱۹۹۵ء

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مرتب
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
محمد انور

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین
ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

فہرست

اداریہ
مظلوم ذوالنورین ۶
قلندرانہ ادائیں۔ سکندر جلال ۱۱
مغرب کے دوہرے معیار ۱۳
بنیاد پرستی اور کاسابلانکا کانفرنس ۱۵
ختم نبوت کے محافظ ۱۷
عقیدہ حیات و نزول مسیح علیہ السلام پر قادیانیوں کا چند شبہات ۱۲
ISLAMIC BELIEF OF FINALITY OF PROPHETHOOD

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵
سہ ماہی ۴۵ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۹۰ ڈالر ○ یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت ــ الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۴۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

قیمت ۳ روپے

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی
فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر عبدالرحمٰن باوا | طابع: سید شاھد حسن | مطبع: القادر پرنٹنگ پریس | مقام اشاعت: ۱۰۳ ہیڈ ربڈ لائن کراچی

دینی مدارس کے

ارباب حل و عقد کی خدمت میں!

دین کے خلاف فتنوں سے شاید ہی کوئی دور خالی رہا ہو۔ خیرالقرون کے پاکیزہ دور میں منافقین کا گروہ اپنی کارروائیوں میں مصروف رہا۔ اسلامی فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا تو اس گروہ کی کارگزاری میں بھی وسعت ہو گئی۔ البتہ اس وقت تک علمی فتنوں کا دور شروع نہیں ہوا تھا۔ اسلام کے خلاف سب سے پہلا علمی فتنہ عہد عباسی میں خلق قرآن کے عنوان سے ظاہر ہوا۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مقرر فرمایا۔ مامون الرشید عباسی کے عہد سے لے کر واثق باللہ کے دور حکومت تک ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسی فتنہ کی جرس شیطانی "قرآن اللہ کا کلام نہیں اللہ کی مخلوق ہے" کا راگ چار سو فضاؤں میں بکھیر رہی تھی۔ مضافات ملتان سے شروع ہو کر مراکش کے ساحل سمندر تک کے علاقوں پر پھیلی ہوئی اپنے وقت کی سپر طاقت "خلافت عباسیہ" اس فتنہ کی پشت پناہی پر مامور تھی۔ امام احمد بن حنبلؒ کو چار بادشاہوں کے دور میں جس ابتلاء و آزمائش سے گزرنا پڑا اس کا تصور ہی رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔ تاریخ کا دھندلکا صاف ہوا تو خلق قرآن کا فتنہ ھباء" منثورا ہو گیا کہ آج ڈھونڈھنے سے بھی اس کی اصل تفصیلات تک رسائی مشکل نظر آتی ہے۔

دوسرا بڑا فتنہ اکبر کے "دین الٰہی" کی صورت میں ظاہر ہوا۔ جس نے برصغیر ہند اور اس کے اطراف جوانب میں "اباحیت" کا ناقوس بجایا۔ اور ریاستی قوت کے زور پر اسلام کے نام لیوا اہل علم پر ضاقت علیہم الارض بمارحبت کا نظارہ پیش کر دیا۔ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے اٹھے اور اکبر کی وفات کے تھوڑے عرصہ کے بعد ہی اکبر کے دین الٰہی کو اسی کی لحد میں اتار دیا۔

اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے بعد برصغیر میں مسلمانوں کے سیاسی افق پر زوال کے آثار نمودار ہونا شروع ہوئے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کی شکل میں انگریز تاجر اس سرزمین پر اترے اور آہستہ آہستہ اپنی مکارانہ چالوں سے بنگال کی دیوانی پر مسلط ہو گئے۔ اور بندوبست دوامی کے عنوان سے مسلمانوں کے ساتھ دینی مدارس کیلئے وقف زمینوں کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ان اوقاف کی ضبطی کے اثرات دینی علوم کے اداروں کی بندش کی صورت میں ظاہر ہونے لگے۔ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کی ناکامی کے نتیجہ میں یکے بعد دیگرے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ان گوناگوں فتنوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا جن میں ظہرالفساد فی البر والبحر کا منظر چشم فلک آج تک دیکھ رہی ہے۔ علماء و صلحاء اور عام مسلمانوں کے خون سے زمین سیراب ہونے لگی۔ گلی کوچوں کے درختوں نے پھانسی کے پھندوں کو سینوں سے لگایا۔ بربریت کے ایسے مناظر تاتاری فتنے اور سقوط اندلس کے بعد چشم فلک نے شاید نہ دیکھے تھے۔ انگریز مطمئن تھا کہ دینی تعلیم کے قلعے' دینی مدارس اجڑ گئے۔ علماء امت سے سرزمین ہند کو خالی کرالیا گیا۔ لیکن خلاق ازل کی رحمت جوش میں آئی اور دیوبند کا مدرسہ قائم ہو گیا۔ علماء امت نے قیام مدارس کی سابقہ روش میں انقلابی تبدیلی کر دی۔ غریب مسلمان عوام الناس سے چندہ لینے کا رواج تحریک احیاء علوم دین کی صورت اختیار کر گیا۔ اور بہت قلیل مدت میں برصغیر ہند کے طول و عرض میں دینی مدارس کا مضبوط جال بچھا دیا گیا۔ علماء کی مساعی پر گرفت کی صورت نہ پا کر انگریزی عیاری نے کلکتہ' علی گڑھ اور لاہور میں انگریزی تعلیم کے کالج قائم کر کے ان کو مسلم معاشرے میں سیکولرازیشن (لادینیت پھیلانے) کے عظیم مراکز میں تبدیل کر دیا۔ علما کو بحث و مناظرہ میں الجھا کر احیاء علوم دین کے مقصد میں ناکام بنانے کی خاطر بنیادی اور فروعی مسائل کے علمبردار مختلف النوع گروہ میدان میں اتار دیئے گئے۔ وقت کی رفتار کے ساتھ بیشتر فتنے دم توڑ گئے۔ رد فتنے اپنے اثرات

اور ہمہ گیر گمراہی کے اعتبار سے مسلمان معاشرے میں اپنی جڑیں گہری اتارنے میں کامیاب ہوگئے۔ ان میں سے ایک اباحیت پسندی کا فتنہ تھا اور دوسرا اجرائے نبوت کا قادیانی فتنہ۔ ان دونوں فتنوں کی غذائی ضرورت علی گڑھ کی انگریزی تعلیم اور اپنے وقت کی انگریز سپر طاقت بیک وقت مہیا کررہی تھی۔ علمائے امت کی دور رس نگاہوں نے اس حقیقت کو بھانپ لیا تھا لہٰذا انگریزی تعلیم کو حرام قرار دے کر اباحیت کے سیلابی فتنے کے سامنے بند باندھنے کی کوشش کی گئی۔ جس کا ایک مثبت نتیجہ یہ سامنے آیا کہ اباحیت پسندی کا سیلاب دھیمی رفتار اختیار کرگیا۔ یہی وجہ تھی کہ پاکستان کے وجود میں آنے تک عمومی طور پر مسلم معاشرہ اسلامی اقدار کا حامل نظر آتا تھا۔ پاکستان بننے سے پہلے بعض دینی حلقوں سے انگریزی تعلیم کے جواز کی آواز اٹھی۔ پاکستان میں یہ آواز مضبوط ہوتی گئی جس کے نتیجے میں آج اسلامی اقدار کو مسلم معاشرے میں خوردبین سے دیکھنے کی نوبت آرہی ہے۔

قادیانیت کی طرح اباحیت کے فتنے کی بھی بین الاقوامی کفر کی تمام طاقتیں پشت پناہی کررہی ہیں۔ دینی مدارس کے فیضیافتہ علماء کرام قادیانیت کے تعاقب میں ہر خطے میں پہنچے ہیں۔ اب بعض دینی اداروں میں حکومتی دباؤ یا مصلحت کے پیش نظر انگریزی کو داخلے کی کھلی ڈھیل دی جارہی ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ سامنے آئے گا کہ فتنہ اباحیت کے سامنے جو ادارے اب تک سد سکندری کا کام دے رہے تھے انہی دینی مدارس میں اباحیت کے جراثیم داخل ہوکر دینی مدارس کے بنیادی مقاصد کو تہس نہس کردیں گے۔ تقسیم ہند سے پہلے شہرت یافتہ بعض بڑے مدارس میں یہ منظر دکھائی دیتا ہے کہ انگریزی پڑھنے والوں کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے اور دینی علوم کے طلب گار انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں۔ اگر یہ روش عام ہوگئی تو شاید ہر مدرسہ یہی نظارہ پیش کرنے لگے گا۔ یادش بخیر! ترکستان اور ماوراء النہر کے علمی مراکز کی تخریب پر آنسو بہانے والا بھی کوئی نہ رہا تھا۔ دینی مدارس کا وجود دینی علوم سے اخلاص کے ساتھ وابستگی پر مبنی ہے۔ دنیوی مصالح کی دخل اندازی مزعومہ نتائج کے برعکس دولت اخلاص کو خاکستر کردے گی اور مسلم معاشرے کے دیگر شعبوں کی طرح اباحیت کا سیلاب دینی مدارس کی بنیادوں کو متزلزل کرکے رکھ دے گا۔ ماضی قریب کے اساطین امت پر نظر ڈالئے تو انگریزی سے بے نیاز ہوکر انہوں نے جو کارنامے رقم فرمائے اس کے مفید اثرات آج تک موجود ہیں اور جن حضرات نے انگریزی یا انگریزی اداروں سے وابستگی اختیار کی سیکولرزیشن کی دیمک ان کی صلاحیتوں کو چاٹ گئی۔

فتنہ اباحیت کو "لبرل اسلام" کا خوبصورت عنوان دے کر نئے انداز سے سامنے لایا جارہا ہے۔ انگریزی تعلیم کے اثرات سے مسلم معاشرہ میں مغربی تہذیب کی تمام خرابیوں کو خوبیوں کے طور پر اختیار کرلیا گیا ہے۔ علماء کرام اور دینی مدارس کی جانب سے انگریزی کی حوصلہ افزائی کا ادنیٰ اشارہ اباحیت پسندوں کی تقویت میں معاون بن سکتا ہے۔ جس کے ثمرات آئندہ نسل سمیٹے گی۔

حاجی لال حسین صاحب کا سانحہ ارتحال

قضا و قدر کے فیصلے اٹل ہوتے ہیں جس میں کوئی تقدیم و تاخیر کی گنجائش نہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے سابق امیر حاجی لال حسین صاحب دار فانی سے دار بقا کی طرف تشریف لے گئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حاجی لال حسین صاحب کئی سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر رہے۔ حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی سے خصوصی تعلق تھا اسی تعلق کی بنا پر حاجی صاحب مرحوم اور ان کے برادر کلاں حضرت حافظ عزیز الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ ہوگئے تھے۔ تحریک ختم نبوت ۵۳ء اور تحریک ختم نبوت ۷۴ء میں دونوں بھائیوں خصوصاً" حافظ عزیز الرحمٰن صاحب نے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ختم نبوت کے علماء کرام کی میزبانی کا شرف اس خاندان کو حاصل رہا کچھ عرصہ سے حاجی لال حسین صاحب' صاحب فراش تھے اسی وجہ سے عملی طور پر جماعت سے وابستگی نہیں رہی تھی لیکن امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہم کی خدمت میں تشریف لایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ حضرت حاجی صاحب کے درجات عالیہ کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان صاحبزادگان کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ والد محترم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جماعت اور اکابرین جماعت سے وابستگی برقرار رکھیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نے امیر دوم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مفتی منیر احمد اخون' مولانا محمد انور فاروقی' حاجی عبدالرحمٰن یعقوب باوا' مولانا منظور احمد الحسینی' محمد انور رانا' ڈاکٹر عبدالرازق اسکندر اور جماعت کے تمام احباب دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت حاجی صاحب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس سانحہ کو جماعت کیلئے ایک عظیم نقصان تصور کرتی ہے۔

مظلوم ذوالنورینؓ

نسب مبارک

(۱) آپؓ کا نام نامی عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبدالشمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی ہے۔

(۲) جناب رسالت حضرت محمد ﷺ سے آپ کا سلسلہ نسب مرہ پر ملتا ہے۔

(۳) نسبی لحاظ سے آپؓ حضور ﷺ کے قریبی رشتہ دار تھے آپؓ کی والدہ حضور ﷺ کی عمہ (پھوپھی) زاد بہن تھیں۔

(۴) حضرت عثمانؓ دنیا کے واحد صحابی ہیں جنہیں رسول اکرم ﷺ کی دامادی کا شرف دو مرتبہ حاصل ہوا اس سے پہلے نبی کے کسی صحابی کو یہ شرف دو مرتبہ حاصل نہیں ہوا۔

واقعات زندگی

(۵) آپ فاروق اعظمؓ ابو عبیدہؓ اور عبدالرحمان بن عوف جیسے جلیل القدر صحابہ سے پہلے اسلام لائے۔

(۶) آپ اسلام لانے سے پہلے بھی مکہ بھر میں معزز و موثر تھے۔

(۷) آپ کے پھوپھا حکم بن العاص نے آپؓ کے اسلام لانے پر بہت زیادہ سختی کی لیکن آپ کے پائے استقلال میں لغزش نہیں آئی۔

(۸) حضرت عثمان کے قبیلے نے فیصلہ کیا کہ آپ کو اپنے قبیلے کی کوئی لڑکی نہ دی جائے شاید یہ اسی طرح اسلام سے باز آجائیں لیکن فوراً" حضور اقدس ﷺ کو وحی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ کیونکہ حضرت عثمانؓ کے قبیلے والے انہیں اپنی کسی لڑکی کا رشتہ نہیں دیتے اس لئے آپ ﷺ اپنی لڑکی کا رشتہ ان سے کر دیجئے۔

(۹) حضرت رقیہؓ کے انتقال کے بعد

ڈاکٹر زاہد الحق قریشی۔ کولمبو

آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ کا نکاح آپؓ سے کرنے کا حکم دیا گیا اس طرح حضور ﷺ کی دونوں صاحبزادیوں کے نکاح حضرت عثمانؓ سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوئے۔

(۱۰) حضرت ام کلثومؓ کی وفات کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں اور اس طرح انتقال فرماتیں تو میں یکے بعد دیگرے چالیس بیٹیاں عثمانؓ کے نکاح میں دے دیتا۔

حضرت عثمانؓ کی سخاوت اور حیا آج تک ضرب المثل بنی ہوئی ہے۔

(۱۱) ایک دوسری حدیث مبارک میں ارشاد حضرت محمد ﷺ ہے کہ اگر میری سو بیٹیاں بھی ہوتیں تو یکے بعد دیگرے عثمانؓ کے نکاح میں دیتا رہتا یہ احادیث عثمانؓ کے بہترین داماد ہونے کی سند ہیں۔

(۱۲) حضرت عثمانؓ حضرت ابوبکرؓ کی طرح اسلام سے قبل بھی بت پرستی سے محفوظ رہے۔

(۱۳) آپ حضرت ابراہیم و حضرت لوط علیہ السلام کے بعد پہلے شخص ہیں جنہوں نے اہلیت سمیت ہجرت کا شرف حاصل کیا۔

(۱۴) آپؓ حضور ﷺ کے چار دن کے فاقے کی خبر سن کر آئے' گندم اور چھوہاروں کی چند بوریاں' سالم بکری کا گوشت اور تین صد روپے نقد ارسال خدمت کیا۔ ساتھ ہی بہت سی پکی ہوئی روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت پہنچایا۔

(۱۵) حضرت عثمانؓ کو حضور ﷺ کے نجی خط لکھنے کا شرف حاصل ہوا۔

(۱۶) آپؓ نے ایام ممنوعہ کے علاوہ کبھی روزے کا ناغہ نہ کیا۔

(۱۷) آپؓ نے قحط کے دنوں میں ایک ہزار اونٹ غلہ فقراء مدینہ میں تقسیم فرمایا جبکہ مدینہ منورہ کے تاجروں نے آپ کو کئی گناہ قیمت دینے کی پیش کش کی۔

(۱۸) آپؓ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضور ﷺ کی اپیل پر ۱۰۰ اونٹ' پھر ۲۰۰

اونٹ پھر ۳۰۰ (کل ۶۰۰) اونٹ دینے کا وعدہ لیا پھر چوتھی اپیل پر ایک ہزار اشرفیاں پیش کیں۔

(۱۹) غزوہ تبوک میں آپؓ کی سخاوت پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر اب عثمانؓ تمام عمر کوئی نفلی عبادت نہ کریں تو بھی یہ ان کے لئے کافی ہے۔

(۲۰) غزوہ تبوک میں آپؓ کی امداد پر حضور ﷺ نے تین مرتبہ آپؓ کے حق میں دعا فرمائی۔

(۲۱) نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے فرشتے بھی عثمانؓ سے حیا کرتے ہیں۔

(۲۲) حضرت عثمانؓ کی سخاوت اور حیا آج تک ضرب المثل بنی ہوئی ہیں۔

(۲۳) آپ نے بلاوانستہ اپنے غلام کا کان مروڑ دیا پھر اس کے سامنے اپنا کان پیش کردیا تاکہ آخرت میں مواخذہ نہ کرسکے۔

(۲۴) آپؓ کئی لونڈیوں اور غلاموں کے باوجود اپنا کام خود فرمایا کرتے تھے۔

(۲۵) آپؓ گستاخی کرنے والے کو منہ پر شرمندہ نہیں کرتے تھے۔

(۲۶) آپؓ سابقون الاولون میں سے ہیں کیونکہ آپؓ نے حضور ﷺ کے اعلان نبوت کے بعد بہت جلد اسلام قبول کرلیا تھا۔ خود انکا اپنا بیان ہے کہ میں اسلام قبول کرنے والا چوتھا شخص تھا۔

(۲۷) دین اسلام کی خاطر سب سے پہلے اپنا گھر بار' آبائی وطن' کاروبار چھوڑ کر حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے ان افراد کے پہلے اسلامی قافلے میں آپ بھی شریک تھے۔

(۲۸) جن دس خوش بخت اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا نام لے کر حضور ﷺ نے ایک ہی سلسلہ گفتگو میں خصوصیت سے جنت کی بشارت دی حضرت عثمانؓ بھی ان عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں۔

(۲۹) آپؓ روایت حدیث میں بہت محتاط تھے اور بہت خوبصورتی سے احادیث بیان فرماتے۔

(۳۰) حضرت عثمانؓ کو اجتہاد کردہ مسئلے میں صحابہ کرام میں مستند سمجھا جاتا تھا۔

(۳۱) آپؓ کو میراث کے مشکل ترین علم میں مہارت تامہ حاصل تھی۔

(۳۲) آپؓ مال دار ہونے کے باوجود مال کی برائیوں سے محفوظ رہے۔

(۳۳) حضرت عثمان غنیؓ کا دل ہمیشہ خوف خدا سے معمور رہتا تھا۔

دین اسلام کی خاطر سب سے پہلے اپنا گھر' آبائی وطن اور کاروبار چھوڑ کر ہجرت کرنے والوں میں آپؓ بھی شامل تھے۔

(۳۴) آپؓ حضور ﷺ کی تھوڑی سی تکلیف سے بے چین ہو جایا کرتے تھے۔

(۳۵) حضرت عثمانؓ حضور ﷺ کے رخ مبارک کو دیکھ کر حضور ﷺ کے طبعی مقتضاء کو سمجھ لیتے تھے۔

(۳۶) آپؓ اہل بیت کا فاقہ نہیں برداشت کرسکتے تھے۔

(۳۷) آپ کے مبارک نام پر سیدنا حضرت علیؓ نے اپنے دو بیٹوں کے نام عثمان اکبر و عثمان اصغر رکھے (ابن سعد ج ۳)

(۳۸) سینکڑوں بیواؤں' یتیموں اور غریب رشتہ داروں کی پرورش کفالت آپؓ کا دستور العمل تھا۔

بیعت رضوان

(۳۹) حضور اقدس ﷺ کو حضرت عثمانؓ کے سیاسی تدبر پر اعتبار تھا کہ آپ ﷺ کو بیعت رضوان کے موقع پر چودہ سو صحابہؓ میں سے آپؓ کو سفیر بنا کر بھیجا۔

(۴۰) بیعت رضوان کے موقع پر کفار مکہ نے حضرت عثمانؓ کو پیش کش کی اگر وہ چاہیں تو طواف کعبہ کرسکتے ہیں لیکن حضرت عثمان غنیؓ نے فرمایا یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ میں طواف کروں اور میرے محبوب حضرت محمد ﷺ طواف کے انتظار میں بیٹھے رہیں۔

(۴۱) حضور اقدس ﷺ کی خدمت اقدس میں چند اصحاب نے یہ خدشہ ظاہر کیا کہ اگر عثمانؓ کو موقعہ ملا تو وہ کعبہ کا طواف کرلیں گے تب حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا عثمانؓ محمد ﷺ کے بغیر طواف کرلیں۔

(۴۲) مدبر سیاستدانوں حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عثمانؓ کو بطور سفیر بھیجنے کے لئے نام پیش کیا اور حضور ﷺ نے اس سے اتفاق فرماتے ہوئے آپ کو سیاسی گفتگو کے لئے سفیر بنا کر بھیجا۔

(۴۳) جب شہادت عثمانؓ کی غلط خبر مشہور ہوئی تب حضور اقدس ﷺ نے آپؓ کے قیمتی خون کا بدلہ لینے کے لئے کم و بیش چودہ سو صحابہ کرامؓ سے مرمٹنے کی بیعت لی جو کہ ایک ریکارڈ ہے اس میں حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ جیسے جلیل القدر صحابہؓ بھی موجود تھے۔

(۴۴) کیونکہ حضرت عثمانؓ موجود نہ تھے لیکن حضور اقدس ﷺ نے اس مقدس بیعت میں ان کی عدم شمولیت نہ برداشت کرتے ہوئے اپنے ایک ہاتھ کو حضرت عثمانؓ کے ہاتھ سے تشبیہ دیتے ہوئے ان کی غائبانہ بیعت کی۔

(۴۵) جناب رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ عثمان مجھ سے اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے بہت مماثل ہیں۔

(۴۶) حضرت عثمان غنیؓ نے فرمایا میری دس امانتیں خدا کے پاس ہیں۔

(۱) آنحضرت کی بعثت کے بعد چوتھا مسلمان ہوا اس وقت کوئی پانچواں مسلمان نہ تھا۔

(۲) حضور ﷺ کی ایک صاحبزادی کا نکاح مجھ سے ہوا۔

(۳) ایک صاحبزادی کے انتقال کے بعد حضرت محمد ﷺ نے دوسری صاحبزادی کا نکاح مجھ سے فرمایا۔

(۴) میں نے کبھی راگ کا شوق نہیں کیا۔

(۵) بدی کی خواہش کبھی میرے دل میں پیدا نہ ہوئی۔

(۶) جس دن میں نے حضور ﷺ سے بیعت کی' اپنا داہنا بیعت والا ہاتھ کبھی اپنی شرمگاہ کو نہیں

لگایا۔

(۷) ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کیا اگر کبھی اتفاقاً "سہواً" ہوا تو قضا ادا کی۔

(۸) زمانہ جاہلیت میں یا اسلام کے بعد میں نے کبھی زنا کا ارتکاب نہیں کیا۔

(۹) زمانہ جاہلیت میں یا اسلام لانے کے بعد میں نے کبھی چوری نہیں کی۔

(۱۰) قرآن مجید کو حضور ﷺ کے زمانے کے مطابق جمع کیا۔

دور خلافت:

(۴۷) حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں قیصر روم کا نام و نشان مٹ گیا۔

(۴۸) آپؓ کی مجاہدانہ ساعی سے عیسائیت پر ضرب کاری لگی۔

(۴۹) آپؓ کی جدوجہد سے خراسان' بیہق' جوئین' ہرات' فیروز آباد' بلخ' شیراز' نیشاپور' طوس وغیرہ پر مسلمانوں کا تسلط ہوا۔

(۵۰) آپؓ نے اپنے دور خلافت میں قرآن مجید کو جمع فرما کر اس کی اشاعت فرمائی۔

(۵۱) آپؓ کے عہد خلافت میں سپاہیوں کی تنخواہ میں ایک صد روپے کا اضافہ کیا گیا۔

(۵۲) آپؓ نے اسکندریہ' ایران' مصر' خراسان اور آذربائیجان اور آرمینیا کی بغاوتوں کا خاتمہ کر دیا۔

(۵۳) آپؓ کے دور خلافت میں اسلامی حکومت سندھ اور کابل سے لے کر یورپ کی سرحد تک پہنچ گئی۔

(۵۴) آپؓ نے نئے مفتوحہ علاقوں میں چھاؤنیاں قائم فرمائیں۔

(۵۵) آپؓ نے دفاتر کے لئے وسیع عمارات بنوائیں۔

(۵۶) آپؓ نے چراگاہوں میں مویشیوں کے لئے چشمے کھدوائے۔

(۵۷) حضرت عثمانؓ نے رعایا کی آسائش کے لئے سڑکیں' پل اور مسافر خانے بنوائے۔

(۵۸) آپؓ نے نجد اور مدینے کی راہ میں ایک سرائے بنوائی اس سے ملحق ایک بازار بسایا اور اسی راہ پر ایک آب شیریں کا کنواں کھدوایا۔

(۵۹) آپؓ نے بیئر سائب' بیئر عاصر' بیئر رومہ' بیئر عریس نامی کنوئیں کھدوائے۔

(۶۰) حضرت عثمان غنیؓ نے سیلاب کے خطرے کے پیش نظر مدینے سے تھوڑے فاصلہ پر مدری کے قریب بند بنوایا۔ اور نہر کھدوا کر سیلاب کا رخ دوسری جانب موڑ دیا۔

(۶۱) آپؓ نے مسجد نبوی میں توسیع فرما کر اسے ایک حسین عمارت میں تبدیل فرمادیا۔

(۶۲) آپؓ نے مساجد کی آبادی کے لئے تنخواہ دار موذن مقرر کئے۔

(۶۳) آپؓ نے زمانہ نبوی ﷺ میں کتابت قرآن مجید اور زمانہ خلافت میں تقریر و خلافت کا کام کیا۔

(۶۴) حضرت عثمانؓ کی راتیں ذکر الہٰی میں اور دن امور خلافت میں کٹتے تھے۔

(۶۵) آپؓ کے دور خلافت میں رے اور روم کے بہت سے قلعے فتح ہوئے۔

(۶۶) ۲۶ھ میں سابور فتح ہوا۔ اور آپ نے کچھ مکانات خرید فرما کر مسجد الحرام کو وسیع فرمایا۔

(۶۷) ۲۷ھ میں ازجان وغیرہ مفتوح ہوئے اور حضرت عمرو بن العاصؓ کی جگہ عبداللہ بن سعدؓ حاکم مقرر ہوئے۔ عبداللہ بن سعدؓ نے افریقہ پر حملہ کر کے کل ملک لے لیا۔

(۶۸) ۲۸ھ میں حضرت امیر معاویہؓ نے جزیرہ قبرص پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا اور وہاں کے باشندوں نے جزیہ قبول کر کے صلح کر لی۔

(۶۹) ۲۹ھ میں حضرت عثمانؓ نے مسجد مدینہ طیبہ کو وسیع فرمایا اور منقش پتھروں کا فرش اور ستون لگائے۔ مسجد کو طولاً "ایک سو ساٹھ گز اور عرضاً" ڈیڑھ سو گز کر دیا اس طرح اور قسا مفتوح ہوئے۔

(۷۰) ۳۰ھ میں خراسان کا اکثر حصہ اور نیشاپور' طوس' بیہق مرو اور سرخس مفتوح ہوئے۔

(۷۱) ان فتوحات میں مسلمانوں کو بہت سامان ملا۔ یہاں تک کہ ایک ایک شخص کو چار چار اوقیہ طلائی ملے۔

اولیات

(۷۲) سب سے پہلے حضرت عثمانؓ نے لوگوں کی جاگیریں مقرر فرمائیں۔

(۷۳) تکبیر کی آواز کو پست کیا۔

(۷۴) مساجد میں خوشبو جلانے اور جمعہ میں اذان اول کا حکم دیا۔

(۷۵) موذنوں کی تنخواہیں مقرر فرمائیں۔

(۷۶) نماز عید میں خطبہ پڑھا۔

(۷۷) پولیس مقرر فرمائی۔

(۷۸) مسلمانوں کو خود زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا۔

(۷۹) تمام مسلمانوں کو ایک قرات پر متفق فرمایا۔

علامہ شیخ مخدوم محمد ہاشم سندھی کا نادر و نایاب رسالہ ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول ﷺ شائع ہو گیا ہے۔

درود شریف کی سات منزلوں کا نفیس ترین مجموعہ

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کی نئی ترتیب اور اردو ترجمہ کے ساتھ نہایت آب و تاب سے منظر عام پر آچکا ہے۔ طلبہ اور تاجروں کے لئے خصوصی رعایت ہوگی۔ رابطے کے لئے:

ناظم مکتبہ۔ عتیق الرحمان لدھیانوی

مکتبہ لدھیانوی جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا نصیر آباد بلاک ۱۴ کراچی ۳۸

(۸۰) قرآن کو جمع فرماکر اشاعت قرآن کرائی چراگاہوں میں جانوروں کے لئے چشمے کھدوائے۔

دوہری سعادتیں

(۸۱) امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی دامادی کا شرف دو مرتبہ حاصل ہوا۔ اس لئے ذوالنورین کہتے ہیں۔

(۸۲) حضور ﷺ سے خون کا رشتہ بھی دوہرا ہے کیونکہ باپ کی طرف سے سیدنا عثمانؓ کے تیسرے دادا نبی کریم ﷺ کے دادا کے حقیقی بھائی تھے اور والدہ کی طرف سے آپ کی نانی رسول اکرم ﷺ کے باپ کی ہمشیرہ ہیں۔

(۸۳) حضرت عثمان غنیؓ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ کا ظاہری حسن دو عظیم المرتبہ انبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضور ﷺ کے مشابہ تھا بقول حضرت عائشہ صدیقہؓ کے نبی کریم ﷺ نے اپنی دوسری صاحبزادی سیدہ ام کلثومؓ سے اس بات کا ذکر فرمایا تھا۔

(۸۴) حضرت عثمان غنیؓ کی سخاوت کو یہ شرف حاصل ہے اس کے ذریعے دو مرتبہ جنت خریدی ایک مرتبہ بیررومہ (کنوئیں) کے خرید پر اور دوسری مرتبہ (جیش العسرہ) کے موقع پر۔

(۸۵) حضرت عثمانؓ کے حیا سے متاثر ہوکر انسان اور فرشتے دونوں آپؓ سے حیا کرتے تھے۔

(۸۶) مہاجر اسلام بھی دو دفعہ ہوئے پہلی مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی اس لئے آپ کا لقب " ذوالہجرتین" ہے۔

(۸۷) حضرت عثمانؓ مجاہد اسلام بھی دوہرے ہیں یعنی آپ نے جہاد بالنفس کیا اور جہاد بالاموال بھی۔ کوئی غزوہ ایسا نہیں ہے جس میں آپ نے شرکت نہ کی ہو سوائے غزوہ بدر کے وہ بھی حضور ﷺ کے حکم پر کیونکہ حضرت رقیہؓ بیمار تھیں اور غزوہ تبوک تو آپؓ ہی کی مالی امداد کا مرہون منت ہے۔

(۸۸) خلفائے راشدین میں سے حضرت عثمانؓ کو دو مرتبہ خلیفہ ہونے کا شرف حاصل ہوا ایک مرتبہ حضور ﷺ نے غزوہ ذات الرقاع میں آپ کو خلیفہ مقرر فرمایا۔ دوسری مرتبہ سیدنا عمر فاروقؓ کی وفات کے بعد صحابہؓ کے اجماع سے خلیفہ مقرر فرمایا۔

(۸۹) کتاب اللہ سے سیدنا عثمان غنیؓ کا دوہرا تعلق ہے کیونکہ خلفائے راشدین میں سے آپؓ ہی وہ خلیفہ ہیں جو حافظ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ جامع قرآن اور ناشر قرآن بھی ہیں آپ نے حجازی قرات پر قرآن جمع فرماکر اس کی نشرواشاعت فرمائی۔

(۹۰) حضرت عثمان غنیؓ نے مخبر صادق آنحضرت ﷺ کے دو احکامات کی تعمیل میں شہادت پائی۔ پہلا حکم تو یہ تھا کہ "خبردار مسلمانوں کی تلوار مسلمانوں کے مقابل نیام سے نہ نکلے کیونکہ پھر قیامت تک یہ تلوار نیام میں نہ جائے گی" اور دوسرے یہ کہ "خدا تجھے خلعت (خلافت) عطا فرمائے گا لوگ تجھے یہ اتار پھینکنے پر مجبور کریں گے لیکن تم ہرگز نہ اتارنا۔"

(۹۱) سیدنا عثمان غنیؓ کی شہادت کی خبر دو مرتبہ نشر ہوئی ایک مرتبہ بیعت رضوان کے موقعہ پر دوسری مرتبہ جب آپ کو اپنے مکان میں شہید کیا گیا۔

(۹۲) صحابہؓ نے حضرت عثمانؓ کے خون ناحق کے مطالبہ میں دو مرتبہ بیعت کی پہلی مرتبہ بیعت رضوان کے موقعہ پر حضور ﷺ کے ہاتھ پر اور دوسری مرتبہ امیر معاویہؓ کے ہاتھ پر۔

المیہ شہادت

(۹۳) شہادت عثمانؓ جمعہ کے مبارک دن ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ کو واقع ہوئی۔

(۹۴) آپؓ شہادت کے دن روزے سے تھے۔

(۹۵) آپؓ شہادت کے وقت بھی تلاوت قرآن پاک میں مصروف تھے۔

(۹۶) آپ کا خون مبارک قرآن کے جن الفاظ پر گرا وہ یہ تھے۔ فسیکفیکھم اللہ

(۹۷) جو شخص جس جگہ شہادت پاتا ہے وہ جگہ اس کے لئے قیامت کے دن گواہی کا سامان بنے گی سیدنا عثمانؓ کی گواہی اللہ کا قرآن دے گا۔

ستم ظریفی

(۹۸) باغیوں نے چالیس دن تک آپ کے مکان کو محاصرے میں رکھا اور مسجد نبوی ﷺ جس کی توسیع کے لئے حضرت عثمانؓ نے اپنی جیب سے زمین خریدی تھی اس زمین پر بھی آپ کو باجماعت نماز ادا نہ کرنے دی گئی۔

(۹۹) حضرت عثمانؓ نے جس کنوئیں کو خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کردیا تھا۔ اس کا پانی بھی باغیوں نے آپ تک نہ پہنچنے دیا آپ پر چالیس دن تک پانی بند رہا۔

(۱۰۰) وفاداروں نے پوچھا کہ مسجد نبوی پر باغیوں نے قبضہ کرلیا ہے کیا ہم دوسری جماعت کرالیا کریں؟ آپ نے فرمایا ہرگز ہرگز نبی کریم ﷺ کی مسجد میں دوسری جماعت نہ کروانا بلکہ باغیوں کے پیچھے پڑھ لیا کرو۔

(۱۰۱) حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کو محافظ رکھنے کا مشورہ دیا تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس اتنی گنجائش نہیں کہ ان کو تنخواہ ادا کرسکوں اور بیت المال مسلمانوں کی امانت ہے اس سے اپنی جان کے محافظوں کو تنخواہ نہیں دے سکتا تب حضرت علیؓ نے اپنے دونوں صاحبزادوں حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو آپ کے دروازے پر محافظ مقرر فرمایا یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اگر آج بھی کوئی حضرت عثمان کے خلاف کوئی حرکت کرتا ہے تو وہ حضرت علیؓ اور حضرت حسنؓ اور حسین کا دوست ہرگز نہیں کہلا سکتا۔

حضرت عثمانؓ "ذوالنورین" تھے شیعہ کتب سے تائید

(۱۰۳) علمائے خاصہ و عامہ کی ایک جماعت کا یہ اعتقاد ہے کہ رقیہ، ام کلثومؓ خدیجہؓ کی بیٹیاں دوسرے شوہر سے تھیں جو حضرت رسول ﷺ سے پہلے تھا اور حضرت ﷺ نے ان کو پالا تھا اور حضور ﷺ کی حقیقی بیٹیاں نہ تھیں. بعضوں نے کہا ہے کہ وہ خدیجہؓ کی بیٹیاں تھیں۔ ان دونوں اقوال کے غلط ہونے پر معتبر روایات دلالت کرتی ہیں (حیات القلوب جلد نمبر ۲ صفحہ ۷۱۹۔ سطر ۱۸)(مطبوعہ لکھنؤ)

(۱۰۴) بلاشبہ آپؓ (سیدنا عثمانؓ) نے رسول اکرم ﷺ کی دامادی کا شرف دو مرتبہ حاصل کیا ہے۔ (نہج البلاغت جلد ۱ ص ۱۰۹۸ سطر نے ترجمہ رئیس احمد جعفری)

بہترین ذائقے کی عظیم الشّان روایت
رُوح افزا
مشروبِ مشرق
مفرح پھلوں، مؤثر جڑی بوٹیوں، صحت بخش سبزیوں
اور شاداب پھولوں سے تیار کیا جانے والا
حکمت و مہارت کا شاہکار، رُوح افزا، جسم و جاں کو گرمی کی
شدت سے محفوظ رکھتا ہے، تازگی اور توانائی بخشتا ہے۔
مخصوص و منفرد ذائقے اور بے مثال خواص کی
وجہ سے خوش ذوق شائقین کی اوّلین پسند رُوح افزا
—اس صدی کا... سب سے بہتر مشروب
رُوحِ ثقافت
رُوح افزا
مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ
ADARTS - HRA - 1/94

حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ

قلندرانہ ادائیں، سکندرانہ جلال

ابوالحسن منظور احمد شاہ آسی، مانسہرہ

حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ جیسے لوگ صدیوں کے بعد دھرتی کی کوکھ سے جنم لیتے ہیں اور جب رخصت ہوتے ہیں تو تاریخ انھیں اپنا عنوان قرار دیتی ہے۔ تاریخ جن لوگوں کو اپنی تکمیل کے لئے منتخب کرتی ہے ضروری نہیں کہ وہ کسی جاگیردار یا سرمایہ دار کے گھر آنکھیں کھولیں بلکہ ماضی میں ایسے لوگوں نے بھی تاریخ کے صفحات پر اپنے نقوش چھوڑے ہیں۔ جن کے آباؤ اجداد کو وقت کے اقتدار نے کبھی التفات کی نظر سے نہیں دیکھا۔ لیکن جب ان خرقہ پوشوں اور بوریہ نشینوں نے شاہی محلات پر کمندیں ڈالیں تو شاہی تاج ان کے قدموں میں تھے۔

مولانا غلام غوث ہزارویؒ ماہ جون ۱۸۹۶ء کو مانسہرہ کے قریب مشہور قصبے بفہ میں پیدا ہوئے۔ کس کو خبر تھی کہ یہ بچہ مستقبل میں قافلہ آزادی کے سپہ سالاروں میں سے ایک ہوگا۔ اور جو آج گمنام ہے ایک وقت آئے گا کہ شہرت کے آسمان پر آفتاب عالمتاب بن کر چمکے گا۔ آپ کے والد ماجد کا نام حکیم سید گل تھا۔ مولانا ہزارویؒ کے والد بفہ مڈل اسکول میں استاد تھے۔ مولانا ہزارویؒ نے ۱۹۱۳ء میں مڈل کا امتحان پاس کیا اور صوبہ بھر میں اول آئے۔ ڈپٹی انسپکٹر آف مدارس جب بفہ آئے تو مولانا ہزارویؒ کے والد سے کہا کہ آپ کا بچہ نہایت ذہین ہے میں اس کا پندرہ روپیہ وظیفہ مقرر کرتا ہوں۔ مولانا کے والد نے فرمایا کہ آپ کا شکریہ! لیکن میں اس بچہ کو دینی تعلیم دلاؤں گا۔ انسپکٹر نے بہت کوشش کی لیکن مولانا کے والد صاحب نہ مانے اور کہا کہ جو بچہ ذہین ہو اس کو اسکول پڑھایا جائے اور جو جسمانی طور پر معذور ہو اس کو مسجد بھیجا جائے یہ بات غیر مناسب ہے۔ مولانا ہزارویؒ نے ابتدائی کتب اپنے والد صاحب سے گھر پر پڑھیں۔ اس کے بعد مولانا ہزارویؒ کو استاد کل مولانا غلام رسول بغوی کے ہمراہ دیوبند بھیج دیا گیا جو دیوبند میں پڑھاتے تھے۔ دیوبند میں مولانا ہزارویؒ ہمیشہ امتیازی حیثیت حاصل کرتے اور اکثر کتابوں میں حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ کے ہم سبق رہے۔ ۱۹۱۹ء میں دیوبند سے دورۂ حدیث کیا اور اول پوزیشن میں آئے۔ مولانا ہزارویؒ کا شمار دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا انور شاہ کاشمیری کے ارشد تلامذہ میں ہوتا ہے۔ دیوبند سے فراغت کے دو سال تک مسلسل دیوبند میں معین المدرسین کی حیثیت سے تدریس کرتے رہے۔ آپ کی سند پر بھی یہ تحریر ہے۔ اس کے بعد حضرت مولانا حبیب الرحمن عثمانیؒ مہتمم دارالعلوم دیوبند کے حکم سے بحیثیت مفتی حیدر آباد دکن بھیج دیئے گئے۔

۸-۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو جب "جمعیت علمائے اسلام" کی ملتان میں تجدید کی گئی تو شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کو امیر منتخب کیا گیا تو حضرت لاہوریؒ نے امارت اس شرط پر قبول کرنے پر آمادگی ظاہر فرمائی کہ اگر حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کو ناظم اعلیٰ بنا دیا جائے۔ چنانچہ تمام علماء کرام نے حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کو ناظم اعلیٰ بنا لیا۔ مولانا ہزارویؒ نے صرف چھ سات ماہ کی کم مدت میں تین سو سے زائد شہروں اور قصبوں میں جمعیت علماء اسلام کے دفاتر اور ڈھائی ہزار سے زیادہ شاخیں قائم کرلیں جو ایک ریکارڈ ہے اور جمعیت کا ہفت روزہ پرچہ "ترجمان اسلام" جاری کیا۔ مولانا ہزارویؒ نے رات دن "جمعیت علماء اسلام" کو منظم کرنے میں صرف کئے۔ یہی وجہ تھی ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں پورے مغربی پاکستان میں ووٹوں کے تناسب سے جمعیت دوسرے نمبر رہی جس کا عالمی ذرائع ابلاغ نے اس وقت اعتراف کیا۔ ۱۹۷۰ء میں مولانا ہزارویؒ نے مانسہرہ سے جمعیت کے ٹکٹ پر انتخابات میں سابق پارلیمانی سیکریٹری جناب حنیف خان کو شکست دی۔

قادیانیت کے خلاف مولانا ہزارویؒ کی خدمات احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔ مولانا ہزارویؒ حضور نبی کریم ﷺ کے سچے عاشق تھے۔ ۱۹۳۷ء میں قادیانیوں نے عظیم تیاریوں کے بعد اپنے مشہور مناظر اللہ دتہ جالندھری کو مانسہرہ بھیجا مقامی خان بہادروں، مرزائی ڈاکٹروں اور وکیلوں کی فوج ظفر موج بھی اللہ دتہ جالندھری کے ساتھ تھی۔ اس نے درۂ کاغان کے سادہ لوح عوام اور ائمہ مساجد کو مناظروں کا چیلنج دیا۔ دیہات کے لوگ اس کے دجل و تلبیس کو کیا جانیں۔ عوام میں کھلبلی مچ گئی۔ حضرت مولانا قاضی محمد یونسؒ دو آدمیوں کے ہمراہ بفہ پہنچے اور تمام صورتحال مولانا ہزارویؒ کے گوش گزار کی۔ یہ وہ وقت تھا کہ مولانا ہزارویؒ کا لخت جگر زین العابدین موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا تھا۔ مولانا ہزارویؒ نے تھوڑی دیر غور فرمایا اور حضرت قاضی صاحبؒ سے فرمایا کہ آپ ٹھہریں میں کتابوں کا بستہ لے کر آتا ہوں۔ گھر میں داخل ہوئے مرزا قادیانی کی کتابیں جمع کرنی شروع کردیں۔ اہلیہ محترمہ نے پوچھا تو فرمایا کہ بالاکوٹ جارہا ہوں۔ اہلیہ نے عرض کی کہ زین العابدین کو اس عالم میں کیسے چھوڑ کر جارہے ہیں۔ فرمایا کہ میں ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے جارہا ہوں جو زین العابدین سے بھی زیادہ مجھے عزیز ہے۔ یہ کہہ کر باہر تشریف لے آئے۔

جب بند کے اڈہ پر پہنچے تو گھر سے پیغام آگیا کہ زین العابدین ہم سے روٹھ کر دار فانی سے چلا گیا ہے۔ فرمایا کہ میں جس مشن کے لئے نکل آیا ہوں وہ زیادہ اہم ہے۔ جنازہ فرض کفایہ ہے اور ناموس رسالت کا تحفظ فرض عین ہے۔ ہزاروں زین العابدین آنحضرت ﷺ کے نقش قدم پر نثار ہوجائیں تو کوئی بات نہیں۔ قارئین کرام! زبان سے عشق رسالت کا دعویٰ کرنا تو بہت ہی آسان لیکن دعویٰ کو پورا کرنا ذرا دل گردے کی بات ہے۔ مولانا ہزارویؒ نے بالاکوٹ پہنچ کر مرزائی مناظر کو وہ شکست فاش دی کہ وہ اپنے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا اور قادیان جا کر سانس لیا۔ یوں ہزاروں انسانوں کے ایمان محفوظ ہوگئے۔

مولانا ہزارویؒ نے حق کا اظہار منبر و محراب سے بھی کیا اور جب دار و رسن کا مرحلہ آیا تو بھی کسی مصلحت کو آڑے نہیں آنے دیا۔ بقول شاعر

مقام فیض راہ میں کوئی جچا ہی نہیں
جو کوئے یار سے نکلے تو سوئے دار چلے

۱۹۶۳ء میں مولانا حج پر تشریف لے گئے تو ذوالحجہ کا چاند جمعرات کی شب کو اکثر حجاج نے دیکھا۔ اس حساب سے یوم الحج (عرفہ کا دن) جمعہ کا تھا لیکن سعودی حکومت نے غلطی سے یا کسی مصلحت سے ہفتہ کا اعلان کردیا۔ دوست مولانا ہزارویؒ کے پاس آئے اور تمام ماجرا مولانا سے بیان کیا۔ مولانا ہزارویؒ نماز کے بعد حرم شریف میں کھڑے ہوگئے اور مجمع کو متوجہ کرکے ایک زبردست تقریر فرمائی جس کا خلاصہ کچھ یوں تھا کہ اسلامی عبادات کا دارومدار چاند دیکھنے پر ہے، کسی جنتری یا شاہی کیلنڈر کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ عوام کی اکثریت نے جمعرات کی شب چاند دیکھا ہے اس لئے حج جمعہ کے دن ہوگا۔ حجاج کی قیادت میں خود کروں گا جو میرے ساتھ متفق ہیں ہاتھ اٹھائیں۔ مولانا نے یہ تقریر کیے بعد دیگرے تین زبانوں میں کی تھی۔ پہلے اردو، پھر پشتو پھر عربی۔ چنانچہ حرم شریف میں موجود اکثریت نے ہاتھ اٹھائے۔ مولانا کی تائید کی۔ مولانا ہزارویؒ کے اس اعلان سے سعودی حکومت میں ہلچل مچ گئی اور پہلا اعلان منسوخ کرکے دوسرا اعلان کیا کہ یوم الحج جمعہ کو ہی ہوگا۔ چنانچہ حجاج علمائے کرام نے اور عوام نے مولانا ہزارویؒ کو خراج تحسین پیش کیا اور مولانا ہزارویؒ کے جرات مندانہ اعلان پر ہدیہ تبریک پیش کیا۔

مولانا ہزارویؒ نے ۱۹۵۳ء میں اس وقت تحریک ختم نبوت کی قیادت فرمائی جب تحریک کے تمام سرکردہ رہنما کراچی میں گرفتار ہوچکے تھے۔ حکومت نے مولانا ہزارویؒ کی گرفتاری کے لئے حکومت نے دس ہزار روپیہ انعام مقرر کردیا۔ مولانا کو پھر بھی گرفتار نہ کیا جاسکا۔ دوسرا فیصلہ یہ کیا گیا کہ مولانا ہزارویؒ جہاں نظر آئیں گولی ماردی جائے۔ اس بات

مولانا ہزارویؒ نے حق کا اظہار منبر و محراب سے بھی کیا اور جب دار و رسن کا مرحلہ آیا تو کسی مصلحت کو آڑے نہیں آنے دیا۔

کی اطلاع مشہور مسلم لیگی رہنما اور سابق صدر ایوب خان کے بھائی سردار بہادر خان نے دی۔ قدرت کے فیصلے بہت عجیب ہوتے ہیں۔ مولانا ہزارویؒ کو تو خدا نے محفوظ رکھا لیکن فیصلہ دینے والا جس بھیانک انجام سے دوچار ہوا قاہرہ کے مشہور ہوائی حادثے میں خدا نے اس کو بھسم کردیا۔ لاش بھی نہ پہچانی جاسکی۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ من عادلی ولیا فقد اٰذنتہ بالحرب۔ جو میرے دوست سے دشمنی رکھے میں اس کے ساتھ اعلان جنگ کرتا ہوں کا مصداق ہوا۔

۱۹۷۳ء کے اواخر میں قادیانیوں کا سالانہ جلسہ ہو رہا تھا اس وقت کے قادیانی ایئر مارشل ظفر چودھری نے پاکستانی فضائیہ سے عین اس وقت سلامی دلائی جب مرزا ناصر اسٹیج پر آیا۔ اس خبر کو پاکستانی اخبارات نے شائع کیا۔ اسمبلی میں مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا شاہ احمد نورانی صاحب نے اس واقعہ کو اٹھایا، تحاریک پیش کیں۔ واقعہ یہ تھا مولانا ہزارویؒ نے بھٹو صاحب سے کہہ کر ظفر چودھری کو فضائیہ سے ریٹائر کرادیا۔ جس پر مرزائی بہت پیچ و تاب کھائے۔ جب بھی علم و کمال کا ذکر ہوگا، جہاں کہیں دار و رسن کی تاریخ مرتب ہوگی، جہاں مجاہدین کا تذکرہ ہوگا، ظلم و ستم کے خلاف صدائے حق بلند کرنے والوں کی داستان جہاں کہیں بیان ہوگی تو مجاہد ملت مولانا ہزارویؒ کے بغیر ہر داستان، ہر تذکرہ پھیکا رہے گا اور بے مزہ رہے گا۔ قادیانیت کے خلاف مولانا کی خدمات اتنی طویل ہیں کہ ایک جلد مرتب کی جاسکتی ہے۔ ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت کے دوران مولانا ہزارویؒ نے جس تندہی، جانفشانی سے مرزا ناصر کے محضرنامے کا جواب تن تنہا بیٹھ کر مرتب کیا وہ مولانا کا ہی طرۂ امتیاز ہے۔ ایک طرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے "ملت اسلامیہ" کے موقف کے نام سے جواب تیار کیا جو اسمبلی میں پیش کیا۔ مولانا ہزارویؒ کا محضر نامہ مولانا عبدالحکیم صاحب نے مسلسل آٹھ گھنٹے پڑھ کر سنایا جو ایک ریکارڈ ہے۔ اس دوران میں وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو صاحب سے بھی مولانا ہزارویؒ ملتے رہے اور دباؤ ڈالتے رہے۔ ۶ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو جب مولانا ہزارویؒ بھٹو صاحب سے ملے اور بہت دباؤ ڈالا تو بھٹو صاحب نے مولانا ہزارویؒ سے کہا مولانا آپ نہیں جانتے کہ مجھ پر بیرونی طاقتوں کا کتنا دباؤ ہے۔ مولانا ہزارویؒ نے فرمایا کہ اگر خدا کی مدد آپ کے شامل حال رہی تو بیرونی طاقتیں تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ چنانچہ بھٹو صاحب نے اسی وقت مولانا ہزارویؒ کے سامنے چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ

مغرب کے دوھرے معیار

امریکہ کی قیادت میں سرمایہ دارانہ معیشت کے حامل ممالک اور سوویت یونین کی قیادت میں اشتراکی بلاک کے مابین ایک طویل عرصے تک دنیا سرد جنگ سے دوچار رہی۔ سوویت یونین کا شیرازہ بکھرا تو سرمایہ دارانہ بلاک کے ممالک خصوصاً" وہاں کی قیادتیں الجھاؤں کا شکار ہو گئیں' اس لئے کہ مغرب میں جن لوگوں کو وہ اشتراکیت سے ڈرا کر اپنے ساتھ رکھے ہوئے تھے۔ قریب تھا کہ وہ ان کے چنگل سے نکل جاتے۔ علاوہ ازیں ایران کے اسلامی انقلاب اور پھر افغانستان میں سوویت یونین کی فوجی شکست کے باعث دنیا بھر میں اسلام اور مسلمان توجہ حاصل کرنے لگے۔ اس پر مغرب کے مقتدر طبقوں کا ماتھا مزید ٹھنکا' انہوں نے محسوس کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اسلام ان کے لئے مستقبل کا خطرہ بن جائے اور پھر انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کو دنیا بھر میں بدنام کرنے کے لئے منصوبہ بندی سے ایک مہم کا آغاز کردیا۔ مغرب میں صلیبی روح نے حلول کرلیا اور تعصب و تنگ نظری نے لوگوں کی سوچوں پر پہرے بٹھادیئے ہیں۔ کچھ مسلمانوں کو بنیاد پرست کے طور پر اور کچھ کو معتدل کے طور پر پیش کیا جارہا ہے' حالانکہ اسلام میں بنیاد پرست یا معتدل کا کوئی تصور نہیں ہے۔ ہر مسلمان اسلامی حمیت اور نرم خوئی سے بیک وقت متصف ہوتا ہے۔

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

اس مزید آسانی سے عمران خان کی مثال سے سمجھا جاسکتا ہے۔ عمران خان کچھ عرصہ پہلے تک مغرب اور مغرب پرست طبقے کی پسندیدہ شخصیت تھی' لیکن جب اس نے اسلامی غیرت و حمیت کا اظہار کرنا شروع کردیا تو اسی عمران خان پر بنیاد پرست کی پھبتی کس دی گئی اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ عمران خان کو اپنے ہی وطن میں اجنبی بنایا جارہا ہے۔ اس کے دوست ٹی وی نے اس سے منہ موڑ لیا ہے۔

مغربی ذرائع ابلاغ ایک عرصے سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف معاندانہ مہم جاری رکھے ہوئے

سید مزمل حسین

ہیں۔ اخبارات میں مضامین کا ایک سلسلہ جاری ہے۔ ریڈیو اور ٹی وی پر مسلسل ایسے پروگرام پیش کئے جارہے ہیں' جن میں اسلام کو ناقابل عمل اور مسلمانوں کو تہذیب و تمدن کے دشمن کے طور پیش کیا جارہا ہے۔ لیکن یہ عجیب طرفہ تماشا ہے کہ مغربی ذرائع ابلاغ مسلمانوں کو تو خونخوار کے روپ میں پیش کرتے ہیں اور خود ہیرو شیما و ناگاساکی میں اپنی سفاکیوں کو بھول جاتے ہیں۔ وہ ویت نام میں اپنی پھیلائی ہوئی تباہیوں کو فراموش کردیتے ہیں۔ یہاں ہم نے مثالیں بھی غیر مسلم دنیا پر مغرب کے مظالم کی دی ہیں' مسلم دنیا کا دانستہ ذکر نہیں کیا' اس لئے کہ مسلمانوں کا قتل عام اہل مغرب پر مسلط مقتدر قوتوں کی نظر میں کوئی جرم نہیں ہے۔ اگر یہ کوئی جرم ہوتا تو وہ فلسطینیوں کا یوں تہ تیغ ہونا گوارا نہ کرتے۔ بوسنیا اور چیچنیا میں یوں مسلمانوں کو تاخت و تاراج نہ کیا جاتا اور کشمیر میں یوں انسانیت کی مٹی پلید ہونے کا نظارہ نہ کیا جاتا۔

مغربی دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں کیا انداز فکر رواج پارہا ہے۔ اس کا مشاہدہ فرانس میں پردے پر عائد کی جانے والی پابندی سے کیا جاسکتا ہے۔ فرانس میں پردے کو چھوت کی بیماری تصور کیا جاتا ہے۔ وہاں کی باپردہ طالبات کا زیادہ وقت اپنے اسباق کی تیاری کے بجائے پردے کے دفاع کی کوششوں میں صرف ہوجاتا ہے۔ وال اسٹریٹ جرنل کے مطابق فرانس کی حکومت اب مسلم اقدار کے احیاء کو شدید خطرہ سمجھتی ہے۔ ایک اور فرانسیسی ہفت روزے کے مطابق مسلم طالبات میں پردے کے فروغ کے باعث فرانس کی آزاد خیالی کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ کینیڈا سے شائع ہونے والے اسلامی میگزین "کریسنٹ انٹرنیشنل" نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

یعنی وہاں ننگا ہونے کی تو آزادی ہے' لیکن پردے پر پابندی ہے۔ اسی کی طرف قرآن حکیم کی سورۃ " التین" میں "پھر ہم نے انسان کو گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں کی طرف لوٹا دیا" کے الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ مغربی دنیا کے ایک اور معروف اخبار "سنڈے ٹائمز" نے لکھا ہے کہ مغرب کے پاس ان دنوں کوئی ایسا عظیم رہنما نہیں ہے جو مستقبل کے چیلنجوں کا مقابلہ کرسکے اور مستقبل کا سب سے بڑا چیلنج مغرب کے مقتدر طبقوں کی نظر میں اب صرف اسلام ہے۔ اسی کا اظہار نیٹو کے حالیہ اعلیٰ سطحی اجلاس میں کیا گیا۔ مسلمانوں کے خلاف لڑی جانے والی میڈیا وار ہیں اب

فرانس اور امریکہ ہی اکیلے نہیں ہیں' بلکہ جرمنی بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔ جرمنی میں آہستہ آہستہ مسلمانوں کے لئے عرصہ حیات تنگ کیا جارہا ہے۔ حال ہی میں لندن سے شائع ہونے والے اسلامی مجلے امپیکٹ انٹر نیشنل نے جرمنی میں مسلمانوں کے خلاف فروغ پذیر تعصب کی جانب توجہ دلائی ہے۔ مجلے نے لکھا ہے کہ اس ضمن میں جرمنی' فرانس' امریکہ اور برطانیہ میں مکمل ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ "ریڈرز ڈائجسٹ" سے ہمارے ہاں کا تعلیم یافتہ واقف ہے' یہ کئی ممالک سے شائع ہوتا ہے' اس نے ایسے مضامین کا ایک سلسلہ شروع کردیا ہے' جن کا مقصد مسلمانوں کی کردار کشی ہوتا ہے۔ ڈائجسٹ کی خاص بات یہ ہے کہ وہ معلومات کے سلسلے میں اسرائیلی ذرائع پر انحصار کرتا ہے اور اسرائیل کی اسلام دشمنی کوئی راز نہیں ہے۔ اسلام کے خلاف اس مہم کے اثرات اب امریکہ اور دیگر مغربی ممالک میں نہایت آسانی سے محسوس کئے جاسکتے ہیں اور وہاں اسلام کو مستقبل کا خطرہ سمجھا جارہا ہے۔ اے کاش کہ اہل مغرب کو اسلام کے امن و سلامتی پر مبنی تعلیمات کا ادراک ہو تا۔ اے کاش کہ ہم انہیں بتاسکتے کہ جس اسلام کو وہ خطرہ سمجھ رہے ہیں' اس پر کسی کا اجارہ نہیں ہے' اے کاش کہ مسلمان اپنے انداز تبلیغ میں تبدیلی لاتے اور قرآن حکیم کے حکمت و مناسب طرز عمل کے حکم پر عمل کرتے ہوئے سسکتی انسانیت تک خیرو فلاح کا پیغام پہنچاتے۔

مغرب کے مقتدر طبقوں میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پائے جانے والے تعصب کی تہہ میں جائیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ سب کچھ یہودیوں اور صلیبیوں کا کیا دھرا ہے۔ وہاں کا عام آدمی تو سکون کی تلاش میں ہے' لیکن اس کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کی جارہی ہیں۔ امریکہ میں یوسف بوڈانسکی اور خان فوریسٹ نے گذشتہ سال ۹۳ صفحات پر مشتمل جو رپورٹ تیار کی تھی' اس میں مغرب خصوصاً" امریکہ کی قیادت و سیادت کو چیلنج کرنے والی تمام مسلمان تنظیموں کو دہشت گرد قرار دیا گیا تھا۔ ان تنظیموں میں سب سے اہم فلسطین کی "اسلامی جہاد' حماس" اور لبنان کی "حزب اللہ" شامل ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ تنظیمیں ایران اور سوڈان کی مدد سے کام کر رہی ہیں۔ رپورٹ تیار کرنے والے دونوں حضرات معروف یہودی ہیں۔ ایک اور رپورٹ یہودی تنظیم "اے ڈی ایل" نے تیار کی ہے' اس میں امریکہ میں قائم اسلامی تنظیموں اور اداروں پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ "حماس" اور اسرائیل کے خلاف نبرد آزما دیگر تنظیموں کی مدد کرتی ہیں۔ اسرائیلی وزارت دفاع نے بھی ایک خفیہ مراسلے کے ذریعے "اسلامی بنیاد پرستی کا خطرہ" کے عنوان سے مغرب کو خوفزدہ کیا ہے اسی طرح مشرق وسطیٰ کے بارے میں تحقیق و تجزیے میں مصروف ادارے بھی اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ ان اداروں میں۔

اور دیگر کئی ادارے شامل ہیں۔ ابلاغی' بلکہ زیادہ صحیح الفاظ میں پروپیگنڈے کے محاذ پر اسلام کے خلاف زہر اگلنے والے اداروں میں امریکہ کا پبلک براڈ کاسٹنگ سسٹم' کولمبیا براڈ کاسٹنگ سسٹم' سی این این' بی بی سی' وائس آف امریکہ' واشنگٹن پوسٹ' نیویارک ٹائمز' میامی ہیرالڈ' واشنگٹن جیوش ویکلی' یو ایس ٹوڈے' مڈل ایسٹ کوارٹرلی' ایسوسی ایٹڈ پریس' یوپی' اے ایف پی' ڈی پی اے' رائٹرز اور دیگر کئی ادارے شامل ہیں۔ ان کے مسلسل پروپیگنڈے اور امریکہ میں مضبوط یہودی لابی کا یہ اثر ہے کہ امریکن صدر کلنٹن نے انکی خوشنودی کے حصول کے لئے "حماس" "حزب اللہ" اور "اسلامی جہاد" کے امریکہ میں موجود تمام بنک اثاثے ضبط کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ یہ سراسر ابلاغی مہم ہے' ورنہ حقیقت میں امریکہ میں ان تنظیموں کے کوئی اکاؤنٹ سرے سے ہی نہیں ہیں۔ امریکہ پہلے ایران اور لیبیا کے اثاثے ضبط کرچکا ہے' اس کی بعد یہ تنظیمیں امریکہ میں اپنے اکاؤنٹ کیوں رکھنے لگیں؟ کیا حقیقی مومن ایک سوراخ سے بھی دوسری بار ڈسا جاتا ہے؟

جبار کارپیٹس
ڈیلرز
زینت کارپٹ • مون لائٹ • پاک پنجاب کارپٹ
یونائیٹڈ کارپٹ • ویلنس کارپٹ • اولمپیا کارپٹ
PH: 6646888 - 6647655
FAX: 092-21-521503
مساجد کیلئے خاص رعائت
۲سم۔ این آر ایوینیو نزد جہانگیری پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون:

بُنیاد پرستی اور کاسابلانکا کانفرنس

عطاء الرحمان چوہان

بنیاد پرستی کی اصطلاح گزشتہ چند سالوں سے مغربی ذرائع ابلاغ کے ذریعے زبان زدعام ہوئی ہے۔ یہ اصطلاح پہلے پہل عیسائی قدامت پرستوں کے لئے استعمال کی جاتی تھی۔ یورپ کے دور جہالت میں مذہبی اداروں پر قابض پادری سیاہ و سفید کے مالک تھے۔ وہ جسے حلال قرار دیتے وہ حلال‘ جسے حرام کہتے وہ حرام ہوتا۔ وہاں کوئی قانون‘ قاعدہ اور دستور نہیں تھا۔ جو لوگ ان جاہلانہ عقائد پر ایمان لاتے‘ انہیں بنیاد پرست کہا جاتا اور جو جدید علوم سے استفادہ کرتے یا انہیں پسند کرتے وہ ماڈرن کہلاتے۔ جب عام عیسائی تعلیم کی طرف راغب ہوا تو اس کی آنکھیں کھلیں‘ سچ اور جھوٹ ظاہر ہونے لگا۔ جدید تعلیم یافتہ طبقے نے پادریوں کی تعلیمات کو عقل اور دلائل سے رد کرنا شروع کردیا۔

رفتہ رفتہ سائنس کی تعلیم بھی مسلمانوں سے عیسائیوں نے سیکھ لی۔ تب عیسائی پادریوں کے من گھڑت مذہبی عقائد کی قلعی کھلنے لگی تو انہوں نے سائنس کی تعلیم کو مذہب کے خلاف قرار دیکر پابندی عائد کردی۔ اس دور میں یورپ میں سائنسی تعلیم کے ادارے موجود نہیں تھے۔ اندلس اور سمرقند کے مسلم اداروں میں غیر ملکی طلبہ بھی زیر تعلیم تھے۔ ان اداروں سے فارغ عیسائی طلبہ نے عوام اور پادریوں کو حقائق سے آگاہ کرنا چاہا لیکن وہ ایک نہ مانے...... اس طرح جدید تعلیم یافتہ طبقے اور پادریوں میں کشمکش کا آغاز ہوا۔

پادریوں نے جدید تعلیم یافتہ بالخصوص سائنسدانوں کو مذہب کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے اور بغاوت کرنے کے جرم میں قتل کرنے کے احکامات جاری کردیے۔ اس شورش میں ہزاروں جدید تعلیم یافتہ افراد موت کی نیند سلادیے گئے۔ یہ سلسلہ مدتوں جاری رہا۔ ایک طویل جدوجہد کے بعد اہل مغرب پادریوں کے تسلط سے آزاد ہوئے۔ تب سے کلیساء اور ریاست کو الگ الگ کردیا گیا۔ اہل مغرب کے ذہنوں میں مذہب اور مذہبی ریاست کا نام آتے ہی وہی پرانی عیسائی جہالت کا تصور نمایاں ہوجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دین اسلام اور اسلامی تحریکوں کو بنیاد پرستی سے تعبیر کرتے ہیں۔

اہل یورپ نے پادری تسلط سے آزادی کیا حاصل کی مذہب کی ضرورت اور اہمیت کو بھی اسی پس منظر میں دیکھ کر نظر انداز کردیا۔ عیسائیت کے پادریوں نے عیسائیت کو من مانی ترامیم کے ذریعے تراش خراش کر کھانے پینے اور کلیسائی بالادستی میں بدل دیا ہے۔ اس میں نہ روحانیت باقی ہے اور نہ ہدایت۔ اس کے برعکس اسلام رشدوہدایت‘ امن و اخوت‘ رواداری اور احسان کا علمبردار ہے۔

پادریوں نے جدید تعلیم یافتہ افراد کو مذہب کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کے جرم میں قتل کے احکامات جاری کردیے۔

سائنسی علوم کی ابتداء مسلمانوں سے ہوئی ہے۔ سارا قرآن کائنات پر غور و فکر کی دعوت دیتا اسلام اس مخصوص پس منظر میں بنیاد پرست نہیں۔ اہل مغرب اسلام کی حقیقت سے عاری ہیں۔ انہیں اسلام پر کوئی تبصرہ کرنے سے پہلے اسلام کے اصل ماخذ کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ اہل مغرب جن انسانی حقوق کی بات کرتے ہیں ان کا تعین چودہ صدیاں قبل اسلام نے کردیا تھا۔ علوم وفنون ہماری میراث ہیں۔ اہل مغرب نے یہ سب کچھ ہمارے آباء سے سیکھا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ ہمارے احسان مند ہونے کے بجائے الٹے دشمن بن چکے ہیں۔ اسلام اپنی دعوت دلائل اور حکمت سے پھیلانا چاہتا ہے‘ اس میں تلوار کا دخل نہیں۔ تلوار کا استعمال صرف اسی وقت ہوتا ہے‘ جب کوئی طاغوتی طاقت سے اسلام کو دعوت دینے سے روکے۔ مسلمانوں کا حاشیہ تنگ کیا جائے۔ ان حالات میں تلوار کا سہارا لینا زندگی کا حق لینا ہے۔ پھر جہاں کہیں کوئی طاقت ور کمزور کو دبارہا ہو۔ اس سے زندگی کا حق چھین لینا چاہتا ہو۔ کسی کی جان‘ مال اور عزت سے کھیل رہا ہو وہاں تلوار کا استعمال بنیاد پرستی یا دہشت گردی نہیں بلکہ انسان دوستی ہے۔

آج اہل مغرب بنیاد پرستی کو دہشت گردی کا لیبل لگا کر اپنی منتشر قوت کو بحال کرنا چاہتے ہیں۔ امریکہ نے پہلے روس کا "ہوا" کھڑا کر کے اہل مغرب کو متحد رکھا۔ جب روس زوال پذیر ہوا تو مغرب کے پاس متحد ہونے کی کوئی بنیاد نہیں تھی۔ ان کے اپنے مفادات ٹکرا رہے تھے۔ ٹوٹ پھوٹ کے خطرات نمایاں تھے۔ ان حالات میں امریکہ نے

یورپ کو متحد کرنے اور اپنی چھتری تلے چھپائے رکھنے کے لئے ایک نئے خطرے کا تعین کیا اور اسے بڑھا چڑھا کر اس طرح پیش کیا گیا۔ سب اس پر متفق ہوگئے کہ ہم اس خطرے کا اکیلے مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اسی بنیاد پر مشترکہ منصوبہ بندی کی گئی۔ آج سارا یورپ امریکہ کی گود میں پناہ لئے ہوئے ہے۔

امریکی ذرائع ابلاغ آئے روز طرح طرح کی کہانیاں گھڑ کر انہیں مسلمانوں سے خوفزدہ کئے ہوئے ہیں۔ مغربی ذرائع ابلاغ پر یہودیوں کا قبضہ ہے۔ امریکی ادارے اور قیادت بھی یہودی اثرات کی زد میں ہے۔ یہودیوں کے مذہبی عقائد کے مطابق ان کے علاوہ سب انسان شیطان کی اولاد ہیں اور انہیں انسانی شکلیں اللہ نے صرف اس لئے دی ہوئی ہیں کہ یہودیوں کی حدیث مدارات کریں یہ ان کی بدقسمتی ہے کہ وہ غیر یہودیوں سے خدمت نہیں لے سکتے جن کی ان کے مذہبی عقائد نشاندہی کرتے ہیں۔ وہاں البتہ انہوں نے کمال مہارت سے عیسائیوں کو جن کے آباء و اجداد یہودیوں کے شدید مخالف تھے اور ان میں طویل ترین جنگیں ہوتی رہیں کو اپنی خدمت کے لئے آمادہ کرلیا ہے۔ یہودی ذہین اور لومڑی سے زیادہ چالاک قوم ہے۔

مسلمان اور عیسائی بیک وقت ان کے اہداف ہیں البتہ وہ باری باری ان دونوں کو آپس میں لڑا کر اپنا اصل مقصد کمال مہارت سے حاصل کر رہے ہیں۔ آج بھی وہ اپنے مقاصد کے لئے عیسائی قیادت' قوت اور صلاحیت کو استعمال کر کے مسلمانوں کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں۔ کل وہ کسی دوسری قوت کے ذریعے عیسائیوں کو بھی سبق سکھائیں گے۔ مذہبی عقائد کی پابندی کرنے سے کہیں یہ مطلب نہیں نکلتا کہ مسلمان دوسرے مذاہب کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ہاں اپنے نقطہ نظر کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے انہیں دعوت دینا سب کا حق ہے۔ عیسائی مشنری تمام مسلمان ملکوں میں تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ جب تک وہ تشدد کا راستہ اختیار نہ کریں انہیں کوئی نہیں روکتا۔ آپ مسلمانوں کو اسلام پر کاربند رہتے ہوئے زندگی گذارنے کا موقع دیں' وہ آپ کے لئے کوئی خطرہ نہیں۔ اگر کوئی اس دنیا کو اپنی جاگیر سمجھے' اس پر اپنی حکمرانی کے خواب دیکھے تو اسے مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آیئے ایک مثال سے یہ دیکھیں کہ اہل یورپ اسلام کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ چند سال قبل الجزائر میں جب اسلامک سالویشن فرنٹ نے بھاری اکثریت سے انتخابات جیت لئے تو مغربی ذرائع ابلاغ نے طوفان اٹھا دیا کہ مغربی تہذیب کو خطرہ ہے۔ ایک صحافی نے یہودی افکار کے ترجمان ہفت روزہ "ٹائم" میں اپنی خصوصی رپورٹ میں یہ انکشاف کیا کہ اسلامک فرنٹ والے لمبی' لمبی داڑھیوں والے..... علی الصبح مساجد میں نمازیں پڑھنے والے اور شراب سے نفرت کرنے والے ہیں۔ ان کی عورتیں مغربی تہذیب سے نفرت کرتی ہیں اور اپنی زینت چھپانے کے لئے پردہ کرتی ہیں۔ ان اوصاف حمیدہ کو انہوں نے "جرم" سے تعبیر کیا اور اس دور میں احیاء اسلام کی اس کوشش کو مغربی تہذیب کے لئے خطرہ قرار دیکر الجزائر میں جمہوری حکومت کا راستہ روکا اور وہاں ایک فوجی حکومت مسلط کی گئی۔ نہ صرف یہ بلکہ دیگر عرب ممالک کو بھی ڈرایا کہ اگر آپ نے انتخاب کروایا تو وہاں بھی بنیاد پرست قابض ہوجائیں گے۔ ساری دنیا میں آزادی اور جمہوریت کا راگ الاپنے والے' عرب ممالک میں ملوکیت کے پشتیبان بنے ہوئے ہیں۔ ان کی جمہوریت اور انسانی حقوق کا معیار اور اس "کاز" کے ساتھ کو منمنٹ گمنمنٹ ہے۔ اسے ہی مغرب کا دہرا معیار کہا جاتا ہے۔

اسلام اور مغرب دو مختلف تہذیبیں ضرور ہیں۔ ان میں سازگار ماحول میں مقابلہ بھی ہونا چاہیے۔ انسانوں کو ان کی بہتری کے لئے بہتر سے بہتر ماحول فراہم کرنا اور انہیں ایک مہذب فرد بننے میں مدد دینا' انسانی معاشرے کے ارتقاء کے لئے نیک شگون ہے۔ اگر مغربی تہذیب کو خطرہ ہے تو وہ اپنی اصلاح کریں نہ کہ اپنے گناہوں کو چھپانے کے لئے دوسروں کو موردِ الزام ٹھہرائیں۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مسلمان بزدل اور بے غیرت نہیں بلکہ بہادر اور غیرت مند ملت ہے۔ اس نے کبھی کسی فرعون کے آگے سر نہیں جھکایا۔ وہ اینٹ کا جواب پتھر سے دینا جانتے ہیں۔ انہیں عیسائیت کی طرح بزدلی اور کم ہمتی کا درس نہیں دیا جاتا۔ وہ اینٹ کا جواب پتھر سے دینا جانتے ہیں۔ انہیں عیسائیت کی طرح بزدلی اور کم ہمتی کا درس نہیں دیا جاتا۔ وہ دلیل کا دلیل سے.... تلوار کا تلوار سے.... اور گولی کا گولی سے جواب دیتے ہیں۔ دہشت گرد تو خود اہل مغرب ہیں۔ فلسطین' کشمیر' الجزائر' ارکان' بوسنیا اور چیچنیا میں ان کا کردار ایک اندھے دہشت گرد سے بھی بھیانک ہے۔ شرم و حیا سے عاری' انسانیت' انصاف' رواداری اور مساوات سے نابلد لوگ ہمیں تہذیب سکھانے کی باتیں کرتے ہیں۔

امت مسلمہ اگر اپنا مستقبل یاسر عرفات کی طرح کسی قاتل کے رحم و کرم پر چھوڑ دے تو وہ "نوبل ایوارڈ" کی مستحق قرار پائے گی۔ اگر وہ ظلم کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے تو بنیاد پرست اور دہشت گرد ٹھہرے گی۔ اللہ اور اس کے رسول کے دشمن یہ کہیں تو بجا لیکن مقام افسوس ہے کہ کاسابلانکا سربراہی کانفرنس نے اس طرح کی قرار داد منظور کر کے اللہ کے عذاب کو کیوں دعوت دی ہے۔ ہمیں اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمان ممالک خواہ کوئی جمہوریت ہے یا بادشاہت یا کہیں فوجی آمر ہوں' سب ہی مغرب کے چیلے ہیں اور اسی کو خوش کرنے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس کانفرنس کو اسلامی سربراہی کانفرنس کہنا اسلام کی توہین ہے۔ مجھے قطعاً یہ یقین نہیں کہ ایسی قرار داد کوئی مسلمان تیار کرسکتا ہے۔ اس کا مسودہ اسرائیل یا واشنگٹن سے تیار ہو کر آیا ہوگا۔ جن ممالک نے اس کی مخالفت کی ہے' وہ بھی بس ایک رسمی کاروائی سے زیادہ کچھ نہیں ورنہ اسے ایجنڈے میں شامل کرنا ہی مشکل تھا۔ یہ ساری مجلس اس گناہ میں برابر شریک ہے۔

ختم نبوت کے محافظ

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا مقام و مرتبہ

جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد اللہ رحمتہ اللہ علیہ نے مجھ سے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ جب حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ بستر علالت پر تھے ان دنوں تبلیغی جماعت کے حضرات کی ایک جماعت کویت گئی ہوئی تھی۔ جب وہ جماعت پاکستان واپس آئی تو ان کے امیر صاحب نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا۔

امیر صاحب نے بتایا کہ کویت میں ہمارا مرکز کویت کی جامع مسجد تھا۔ ایک روز صبح کے وقت ایک سن رسیدہ بزرگ تشریف لائے جن کا نورانی چہرہ ان کی بزرگی کی شہادت دے رہا تھا۔ مجھ سے پوچھنے لگے آپ لوگ پاکستان سے آئے ہیں۔ میں نے اثبات میں جواب دیا تو پھر پوچھا کہ پاکستان میں کوئی سید عطاء اللہ شاہ بخاری نام کے بزرگ ہیں۔ میں نے کہا کہ ہاں واقعی ہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ ان کے متعلق کچھ وضاحت سے بتائیں۔ میں نے مختصراً ان کی شخصیت کا تعارف کرایا اور تعجب سے پوچھا آپ ان کے نام سے کیسے واقف ہوئے۔ اس پر انہوں نے فرمایا رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔ وہ سن لیں۔

خواب

فرمایا رات میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ ایک وسیع میدان میں کھڑے ہیں۔ اور ایک طرف یوں دیکھ رہے ہیں جیسے کسی کا انتظار ہو۔ پھر میں نے دیکھا ایک بہت بڑا گروہ نبی اکرم ﷺ کی طرف آرہا ہے۔ ہر شخص کا چہرہ نورانی اور دل آویز ہے۔ وہ گروہ آنحضور ﷺ کے پاس آکر دو حصوں میں تقسیم ہوگیا۔ نصف دائیں جانب اور نصف بائیں جانب۔ ان کے بعد ایک ویسا ہی گروہ نمودار ہوا۔ وہ بھی نہایت خوبصورت اور تابناک چہروں والے لوگ ہیں۔ قریب پہنچ کر وہ بھی پہلے گروہ کی طرح دائیں بائیں دو حصوں میں بٹ گئے مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اب بھی اسی طرح کھڑے اسی جانب دیکھ رہے تھے جیسے اب بھی کسی کا انتظار ہے اور حضور کے اتباع میں اب تمام حضرات اسی جانب دیکھ رہے ہیں۔ تھوڑے وقفہ کے بعد صرف ایک شخص اس طرف سے آتا دکھائی دیا جو نہایت وجیہہ اور حسین و جمیل ہے۔ جب وہ کچھ قریب آیا تو رسالت پناہ ﷺ چند قدم آگے تشریف لے گئے۔ جناب صدیق اکبرؓ اور جناب فاروق اعظمؓ بھی دائیں بائیں تھے۔ آنحضور ﷺ نے اس آنے والے شخص سے مصافحہ کیا' پھر سینے سے لگا کر شفقت سے ان کی پشت پر دست مبارک پھیرتے رہے۔ میرے جی نے کہا پہلا گروہ انبیاء کرامؑ کا تھا دوسرا گروہ صحابہ کرام ؓ کا تھا مگر یہ بزرگ کون ہے جن کا حضور ﷺ انتظار فرماتے رہے اور اب اس قدر پیار فرمایا جارہا ہے تو ایک آواز بلند ہوئی "یہ فدائے ختم نبوت عطاء اللہ شاہ بخاری پاکستانی ہے"۔ یہ خواب سنا کر اس بزرگ نے کہا آپ سے معلوم ہوا کہ وہ بیمار تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ وفات پاچکے ہیں۔ امیر جماعت نے کہا جب شاہ صاحب کی وفات کا علم ہوا تو میں نے تاریخ دیکھی۔ وہی دن شاہ صاحب کی وفات کا تھا جس کی رات کو شیخ کویت نے خواب دیکھا تھا۔

("حدیث خواب" ص ۲۵-۲۶' از سید امین گیلانی)

تحفظ ختم نبوت کے لئے مولانا محمد علی مونگیری کی تڑپ اور بیتابیاں

مرزا کے نمائندے حکیم نورالدین' سرور شاہ اور روشن علی مرزا کی تحریر لے کر آئے کہ ان کی شکست میری شکست ہے اور ان کی فتح میری فتح۔ اس طرف سے مولانا مرتضیٰ حسن صاحبؒ علامہ انور شاہ کشمیریؒ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ مولانا عبد الوہاب بہاریؒ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹیؒ (تقریباً" چالیس علماء) بلائے گئے۔ لوگوں کا بیان ہے کہ عجیب منظر تھا۔ صوبہ بہار کے اضلاع کے لوگ تماشائی بن کر آئے تھے۔ معلوم ہوتا تھا کہ خانقاہ میں علماء کی ایک بڑی بارات ٹھہری ہوئی ہے۔ کتابیں الٹی جارہی ہیں' حوالے تلاش کئے جارہے ہیں اور بحثیں چل رہی ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوا کہ مولانا محمد علی کی طرف سے مناظرہ کا وکیل اور نمائندہ کون ہو؟ قرعہ فال مولانا مرتضیٰ حسن صاحب کے نام پڑا۔ آپ نے مولانا مرتضیٰ حسن صاحب کو تحریراً" اپنا نمائندہ بنایا۔ علماء کی یہ جماعت میدان مناظرہ میں گئی' وقت مقرر تھا۔ اس طرف مولانا مرتضیٰ حسن صاحب اسٹیج پر تقریر کے لئے آئے اور اس طرف آپ سجدہ میں گر گئے اور اس وقت تک سر نہ اٹھایا جب تک فتح کی خبر نہ آگئی۔

("سیرت مولانا محمد علی مونگیری" ص ۲۹۸ از سید محمد الحسنی)

قادیانی فتنہ اٹھا ہے مسلمانو! اٹھو
خواب سے بیدار ہو اللہ دیوانو! اٹھو
حرمت دین محمد کے نگہبانو اٹھو
شعلہ سامانی دکھاؤ' شعلہ سامانو! اٹھو

مولانا محمد علی جالندھری کا معیار امانت

مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدی نے راقم کو ایک عجیب واقعہ سنایا۔ کہتے ہیں کہ ایک بار رات کو آپ جماعت کا حساب چیک کر رہے تھے۔ آمدن اور خرچ میں ایک پیسہ کا فرق تھا۔ حساب کو برابر کرنے کے لئے رات بھر جاگتے رہے۔ جب صبح رفقاء کار نے اس شب بیداری کا سبب پوچھا تو راز کھلا کہ جماعت کا ایک پیسہ کہیں ضائع ہو رہا تھا' انہیں اس کی تلاش تھی۔ لہٰذا جب تک وہ مل نہ گیا' ان کی آنکھ سونہ سکی۔

("حضرت مولانا محمد علی جالندھری" ص ۱۳۰ از ڈاکٹر نور محمد غفاری)

پیر مہر علی شاہؒ کی شاہ جیؒ سے محبت

حضرت اقدس نے فرمایا جب سید عطاء اللہ شاہ بخاری انگریزی دور حکومت میں انگریزوں کے خلاف تقریریں کرنے کے جرم میں گرفتار ہوئے تو حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی ان کے لئے حاضرین مجلس سے دعا کروایا کرتے تھے۔ فرماتے تھے "اس شوہدے واسطے دعا کرو" یعنی اس بے چارہ کے لئے دعا کرو۔

("حیات طیبہ" ص ۲۵۲ از ڈاکٹر محمد حسین انصاری)

عدالت کے ایوان میں حق کی للکار

مولانا محمد صاحب انوری نے فرمایا کہ مقدمہ بہاولپور کے موقع پر مرزائیوں کے وکیل شمس مرزائی نے سرور شاہ کشمیری کو خط لکھا تھا کہ شاہ صاحب (مولانا محمد انور شاہؒ) سے مقابلہ ہے تم یہاں آجاؤ۔ حضرت شاہ صاحب کو جب معلوم ہوا تو فرمایا وہ لعین نہیں آئے گا۔ شاہ صاحب اس پر بہت ناراض تھے اور فرماتے تھے کہ اس نے اپنے والد کو بھی مرتد کیا۔ اس کے والد نے مرتے وقت اس کو کہا کہ سرور تو نے مجھے بھی مرتد کیا' دین تو وہی حق ہے جو دین محمدی ہے۔ بعد میں معلوم نہیں توبہ کی یا نہیں کی۔ چنانچہ جیسا شاہ صاحب نے فرمایا تھا ایسا ہی ہوا کہ سرور شاہ نے آنے سے انکار کر دیا۔

جب حضرت شاہ صاحب جج کے سامنے پیش ہوئے تو فرمایا جج صاحب لکھو کہ تواتر کے کئی اقسام ہیں اور ہر ایک قسم کے تواتر کا منکر کافر ہے۔ مرزا غلام احمد نے ہر ایک قسم کے تواتر کا انکار کیا ہے' لہٰذا وہ کافر ہے۔ دوسرے روز مرزائیوں کے وکیل شمس مرزائی نے "مسلم الثبوت" کی شرح بحر العلوم کا حوالہ دے کر بیان کیا کہ شاہ صاحب نے کہا ہے کہ تواتر کے اقسام میں سے ایک تواتر معنوی بھی ہے اور فرمایا کہ ہر قسم کے تواتر کا منکر کافر ہے حالانکہ امام فخر الدین رازی نے تواتر معنوی کا انکار کیا ہے اور کتاب کا حوالہ پیش کیا۔ مولانا محمد انوری صاحب نے فرمایا کہ ہم لوگ بڑے گھبرائے کیونکہ ہمارے پاس اتفاق سے وہ کتاب بھی نہ تھی۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا جج صاحب لکھئے۔ میں نے ۳۲ سال ہوئے یہ کتاب دیکھی تھی۔ اب ہمارے پاس یہ کتاب موجود نہیں۔ امام رازی نے یہ لکھا ہے کہ یہ جو حدیث ہے لا تجتمع امتی علی الضلالۃ یہ تواتر معنوی کے رتبے کو نہیں پہنچتی۔ انہوں نے صرف اس حدیث کے تواتر معنوی کا انکار کیا ہے۔ نہ یہ کہ وہ سرے سے تواتر معنوی کے حجت ہونے کے منکر ہیں۔ مولانا عبد اللطیف صاحب ناظم مظاہر العلوم سہارنپوری اور مولانا مرتضیٰ حسن صاحب جو اس مجلس میں موجود تھے اور حیران تھے کہ کیا جواب دیں گے' سن کر حیران رہ گئے۔ پھر شاہ صاحب نے فرمایا کہ ان صاحب نے حوالہ پیش کرنے میں دھوکہ سے کام لیا ہے۔ اسے کہئے کہ عبارت پڑھے ورنہ میں اس سے کتاب لے کر پڑھتا ہوں۔ چنانچہ قادیانی شاہد نے کتاب پڑھی۔ بعینہ وہی عبارت نکلی جو حضرت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے پہلے حفظ پڑھی تھی۔ جج خوشی سے اچھل پڑا۔ اعلیٰ حضرت دین پوری جو وہاں موجود تھے' ان کا چہرہ مبارک خوشی سے کھل گیا۔

("حیات طیبہ" ص ۳۱۰-۳۱۲ از ڈاکٹر محمد حسین انصاری)

بجتی ہوئی مرتب جو خلوص کی تاریخ
لکھیں گے صفحہ اول پہ لوگ نام تیرا

افغانوں کی دینی غیرت

کوئٹہ اطلاع ملی ہے کہ ایک ہجوم نے کابل کی جیل پر حملہ کر کے ایک افغان باشندے داؤد جان کو اغوا کر لیا اور بعد میں اسے پتھر مار کر ہلاک کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ داؤد جان جو قادیانی ہے حال ہی میں ربوہ پاکستان گیا تھا جہاں اس نے قادیانیوں کے سالانہ جلسہ میں شرکت کی۔ جب وہ ربوہ سے واپس کابل آیا تو اسے پولیس نے مرتد ہونے کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ علماء نے فتویٰ دیا کہ وہ سزائے موت کا مستحق ہے۔ چنانچہ ہجوم نے جیل پر حملہ کر دیا اور داؤد جان کو باہر نکال کر سنگسار کر کے قتل کر دیا۔

(ہفت روزہ "حکومت" ۳۰ ر اپریل ۱۹۵۶ء بحوالہ "تحریک ختم نبوت" ۱۹۷۴ء ص ۶۴-۶۵)

شاتم سید کونین کا خون جائز ہے
آج تک بھی یہی جذبہ ہے مسلمانوں میں
(شورش)

ادائیگی فرض

ایسا ہی ایک مخلص کارکن نے چنڈ ضلع جھنگ سے اس وقت دفتر مرکزیہ کو خط لکھ کر درخواست کی جبکہ حضرت مولانا محمد لقمان صاحب' مولانا سلطان محمود صاحب' مولانا محمد ابراہیم صاحب چنڈ اسٹیشن اتر کر چودہ میل پر کسی گاؤں میں تبلیغ کے لئے جا رہے تھے۔ بارش زور سے ہو چکی تھی۔ جلسہ کے منتظمین نے راستہ خراب دیکھ کر خیال کیا کہ ایسے میں علماء کرام کیا تشریف لائیں گے۔ اس لئے سواری نہ بھیجی لیکن منتظمین جلسہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ علماء کرام بارش کے پانی اور راستہ کے کیچڑ کا خیال کئے بغیر اپنا اپنا سامان سر پر اٹھائے تبلیغ و

اشاعت اسلام کے لئے موضع میں پہنچ گئے ہیں۔ ایسی کئی مثالیں جملہ مبلغین کو پیش آئیں۔ بالخصوص مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری نے بہت ایثار کا ثبوت دیا۔

("تحریک ختم نبوت" ص ۱۰۳ از مولانا اللہ وسایا)

صبرو استقامت کا پہاڑ

حضرت مولانا ابو الحسنات پہلی بار جیل گئے تھے۔ ہمارے لئے تو جیل نئی بات نہ تھی مگر حضرت مولانا ایسا نازک اور نفیس مزاج بزرگ جسے لوگ دیکھنے کو ترستے ہوں' جن کے معتقدین کا ان کی دوکان پر تانتا بند ھا رہے' جدھر آنکھ اٹھے لوگ عقیدت سے جھک جائیں' پہلی بار پکڑے گئے تھے اور سنگ آمد سخت آمد کے مصداق قید بھی ایسی جس کی میعاد کی کچھ خبر نہیں۔ اس پر ستم یہ کہ مولانا ابو الحسنات کا ایک ہی بیٹا جسے والدہ کی محبت بھری گود بھی بچپن ہی میں داغ مفارقت دے گئی' جسے حضرت مولانا نے بڑے لاڈ اور پیار سے خود ہی پالا پوسا ہو' اس جان سے پیارے لخت جگر اور اکلوتے جوان بیٹے کا کچھ پتہ نہیں کہ شہید ہوگیا ہے' پکڑا گیا تو کتنی قید ہوئی۔ مولانا موصوف کے علاوہ ہم سب نے سرگوشیوں سے مولانا کے صاحبزادے خلیل احمد کا تذکرہ کیا اور بار بار آپس میں باتیں کیں کہ اگر خلیل احمد شہید ہو گیا یا لمبی قید میں چلے گئے تو مولانا کیا حال ہو گا؟ بے چارے پہلی بار جیل آئے۔ ان کی آزمائش بھی ایسی سخت ہوئی کہ جسے معمولی انسان برداشت نہ کر سکے مگر ہم سب کو حیرت ہوئی کہ مولانا کی پیشانی پر بل تک نہ آیا۔ مولانا نے کبھی ذکر تک نہ کیا' گھر سے کوئی اطلاع بھی نہ آئی۔ کچھ معلوم نہیں کہ خلیل پر کیا گذری۔ خلیل زندہ بھی ہے یا نہیں مگر مولانا ابو الحسنات نہ گھبراتے ہیں' نہ الگ بیٹھ کر آنسو بہاتے ہیں' اور نہ ان کی زبان پر خلیل صاحب کا تذکرہ آتا ہے۔ ہم سب اس صورت حال کو دیکھ کر حیران تھے۔ حضرت امیر شریعت شاہ صاحب نے بارہا فرمایا کہ "اگر میرے ساتھ یہ واقعہ پیش آتا تو خدا جانے میرا کیا حال ہوتا مگر بھئی مولانا ابو الحسنات صاحب تو بڑی کوہ وقار شخصیت ثابت ہوئے"۔ مولانا ہم میں بیٹھ کر خوش گپیاں اڑاتے یا الگ بیٹھ کر تسبیح و وظائف میں مصروف رہتے۔ اللہ جسے حوصلہ دے اور صبر عطا کرے۔ جیل خانہ فخرو غرور کا مقام نہیں' یہاں بڑے بڑوں کے پاؤں ڈگمگا جاتے ہیں۔ مولانا اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جس کے نام پر آج تک روٹیاں توڑتے رہے اس کے نام کی لاج رکھنے کا وقت آیا تو اب گھبرانا کیا' نمک حرامی تو نہ ہونا چاہئے۔ اللہ اللہ کس جرات اور حوصلے کے علماء آج بھی موجود ہیں۔ ہم نے حضرت مولانا کو صبرو استقامت کا پہاڑ اور شرافت و خلق کا بہترین نمونہ پایا۔ مولانا موصوف بڑے ہی صاف دل انسان ہیں۔ قریب ہونے سے آدمی کے جوہر کھلتے ہیں ورنہ دور رہ کر اکثر دھوکہ ہوتا ہے۔ ایک روز ہم سب نے مشورہ کیا کہ ہم مولانا کو خلیل صاحب کے بارے میں صاف صاف بتادیں کہ وہ آزمائش میں مبتلا ہے' ابھی کوئی معتبر اطلاع نہیں ہے۔ خدا کرے کہ وہ زندہ ہو۔ اس طرح کی گفتگو کر کے ہم مولانا کو حوصلہ دلائیں کہ موت کا وقت تو مقرر ہے' جسے مرنا ہے اسے کوئی روک نہیں سکتا وغیرہ وغیرہ۔ ان خیالات کو لئے ہم مولانا صاحب کی کوٹھڑی میں جا دھمکے اور باتوں باتوں میں لاہور کا ذکر کیا پھر خلیل صاحب کا تذکرہ آیا تو سوچی سمجھی اسکیم کے مطابق ہم جب تسلی بخش الفاظ استعمال کر چکے تو مولانا موصوف نے نہایت آرام سے فرمایا کہ بھئی بات تو ٹھیک ہے' خلیل میرا اکلوتا بیٹا ہے اور مجھے اس سے بے پناہ محبت ہے۔ اس لئے کہ میں نے ہی ماں بن کر اسے پالا ہے۔ یوں بھی اولاد سے کسے محبت نہیں ہوتی۔ مگر اس مقام پر صبر کے سوا اور ہو بھی کیا سکتا ہے۔ پھر اس نیک کام میں اگر خلیل قربان بھی ہوتا ہے تو سعادت دارین ہے۔ وہ بھی تو ماؤں کے لخت جگر تھے جو سرکار مدینہ ﷺ کی آبرو میں شہید ہوئے۔ ان میں خلیل بھی ہے تو میرے لئے فخر کی بات ہے۔ اللہ ہماری حقیر قربانی کو قبول فرمائے۔ مولانا کا صبر اور بے نظیر استقامت دیکھ کر ہمارے حوصلے دگنے ہوگئے اور حقیقت تو یہ ہے کہ اس روز کے بعد ہم سب مولانا کی اور زیادہ بے حد عزت کرنے لگے۔ ہمارے دوسرے بزرگ اور رفیق تو بارہا جیل بھگتے ہوئے تھے' انہیں تو اس قید و بند کو خندہ پیشانی سے کاٹ ہی لینا تھا مگر مولانا جن کی پہلی آزمائش تھی' اگر گھبراتے یا پریشانی کا اظہار کرتے تو یہ فطرت کے تقاضوں کے عین مطابق تھا۔ مولانا کے دل میں دوہرا جذبہ تھا' وہ عالم دین بھی تھے اور سید زادے بھی تھے۔ آقائے نامدار نبی کریم ﷺ کے ایک مخلص عالم دین کے فرائض بھی سامنے تھے اور یہ بات بھی تھی کہ ان کے نانا ﷺ کی آبرو خطرے میں تھی۔ یہ دوہرا جذبہ کارفرما تھا کہ مولانا ابو الحسنات آخر دم تک صحیح مقام پر ڈٹے رہے اور ان کے پاؤں میں لغزش نہیں آئی۔ اللہ جسے توفیق دے۔

("تحریک ختم نبوت" ۱۹۵۳ء ص ۲۹۳۔۲۹۵)

ختم نبوت کا ایک ننھا مجاہد

یہی افسر کراچی میں ان لاریوں پر ڈیوٹی دیتے رہے جو کراچی کے رضاکاروں کو لاری میں بھر بھر کر دور دراز سنسان علاقوں میں چھوڑ آتے تھے۔ اس افسر پر تحریک میں شامل ہونے والے دس بارہ سال کی عمر کے ایک بچے کے پاکیزہ جذبات کا بڑا گہرا اثر تھا۔ اس واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے پولیس افسر نے بتایا کہ جب ہم رضاکاروں کو آٹھ دس میل کے فاصلہ پر اتار رہے تھے تو ان میں ایک چھوٹا سا بچہ بھی تھا۔ وہ آخر دم تک ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگا رہا تھا۔ جب رضاکاروں کو اتار کر لاری واپس ہونے لگی تو افسر مذکور جو خود بھی صاحب اولاد تھے' نے بچے کی طرف دیکھا۔ کہنے لگا آؤ بیٹا تم لاری میں سوار

۔ جاؤ۔ بچے نے جواب دیا وہ کیوں؟ افسر نے کہا کہ تم بچے ہو' اتنا لمبا سفر' بھوک پیاس کیسے برداشت کر سکو گے' تھک جاؤ گے۔ آؤ ہم تمہیں شہر میں اتار دیں گے۔ بچے نے بڑی جرات سے جواب دیا کہ ہمارے ساتھی بھی اتنا لمبا سفر کسی طرح طے کریں گے۔ میں تو قید ہونے کے لئے آیا تھا۔ میری اماں نے مجھے اجازت دی کہ جاؤ حضور ﷺ کے نام پر مسلمان قربان ہو رہے ہیں' تم بھی جاؤ۔ میں تو اماں کی اجازت سے آیا ہوں مگر تم ہمیں قید نہیں ہونے دیتے اور شہر سے باہر چھوڑ کر جا رہے ہو۔ بچے نے بات ختم کرتے ہی پھر نعرہ لگایا "تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد" پولیس افسر نے لاری ڈرائیور کو کہا چلو بھئی یہ بچہ نہیں مانتا۔

ابھی لاری چالیس پچاس گز چلی ہو گی کہ پولیس افسر کو پھر خیال آیا کہ معصوم بچہ اتنا طویل سفر کیسے کر سکے گا۔ انسانی ہمدردی' اسلامی ہمدردی یا پدرانہ شفقت کے جذبات نے پھر مجبور کیا۔ پولیس افسر نے لاری رکوا دی اور پیدل واپس آکر بچے سے پھر کہا آؤ بیٹا ضد نہیں کیا کرتے۔ ساتھی رضاکاروں نے بھی بچے کو سمجھایا کہ بیٹا تم واپس چلے جاؤ ہم تمہیں شہری میں منع کرتے تھے مگر تم اچھل کر لاری میں سوار ہو گئے تھے۔ اب تم واپس چلے جاؤ۔ بچہ بگڑ کر پھر بولا صاحب آپ زیادہ ایمان دار ہیں اور مجھے آپ کمزور سمجھتے ہیں۔ بہر حال وہ بچہ نہ مانا۔

"(تحریک ختم نبوت" ۱۹۵۳ء ص ۲۹۸۔۲۹۹)

رشتہ نہ ہو قائم جو محمد سے وفا کا
پھر جینا بھی برباد ہے مرنا بھی اکارت

بقیہ: مظلوم ذوالنورینؒ

اور گورنروں سے رابطہ کر کے انہیں ہدایات دیں کہ آپ اپنے تمام کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں سے کہہ دیں کہ وہ اپنے ممبران قومی اسمبلی کو پیغام پہنچائیں کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے قومی اسمبلی کے اجلاس میں وہ ممبران ضرور شرکت کریں۔ چنانچہ تمام ممبران شامل ہوئے اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

۱۹۶۳ء میں مصری حکومت کی دعوت پر مولانا غلام غوث ہزارویؒ' مولانا مفتی محمود صاحبؒ' مولانا یوسف بنوریؒ قاہرہ تشریف لے گئے۔ مصر کے مرد آہن جمال عبدالناصر مرحوم نے سکندریہ میں تمام مندوبین کے اعزاز میں استقبالیہ دیا۔ مولانا ہزارویؒ نے پاکستانی وفد کی ترجمانی کی اور عربی میں مختصر تقریر فرمائی' جس میں عالمی حالات پر بحث فرمائی اور مغربی سامراج کی ریشہ دوانیوں کا جائزہ پیش کیا۔ مولانا کی تقریر کے دوران تالیاں بجنی شروع ہو گئیں اور مرحبا مرحبا کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔ تمام مندوبین نے مبارکباد پیش کی اور صدر ناصر مرحوم نے اپنی جوابی تقریر میں بطور خاص مولانا کا حوالہ دیا اور کہا کہ میرے محترم بزرگو! ہم دنیائے اسلام کے ناطے سب بھائی بھائی ہیں جبکہ مغربی استعمار نے اپنے سیاسی اغراض اور مفاد کے لئے ہم میں انتشار و افتراق پیدا کر دیا ہے۔ آخر میں صدر ناصر مرحوم نے مولانا ہزارویؒ سے معانقہ کیا اور مولانا کی پیشانی پر بوسہ دیا اور دیگر مندوبین سے بھی فرداً فرداً ملاقات کی۔

مولانا غلام غوث ہزارویؒ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے' شیخ الہند محمود الحسنؒ کی سیاسی بصیرت' مولانا سید انور شاہ کاشمیریؒ کی علمی جامعیت' مولانا اشرف علی تھانویؒ کے زہد و تقویٰ' شیخ العرب والعجم مولانا مدنیؒ کی ملی خدمات' مولانا امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی انگریز دشمنی اور عشق مصطفیٰؐ' شیخ التفسیر حضرت لاہوریؒ کی جرات و بے باکی امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھیؒ کی ژرف نگاہی اور انقلابی مزاج تھا۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے ساری زندگی کسی کے سامنے دست سوال دراز نہیں کیا۔ باوجود اس کے کہ آپ قومی اور صوبائی اسمبلی کے ممبر رہے۔ وفات سے قبل اپنے چھوٹے بھائی حضرت مولانا فقیر محمد خان صاحبؒ کو بلا کر فرمایا کہ میں نے ۴۵ روپے فلاں آدمی کا قرض دینا ہے وہ ادا کر دینا جس شخص کو زندگی میں وقت کے حکمرانوں نے بڑے بڑے منصب پیش کئے' اگر وہ چاہتا تو اربوں روپیہ اس کی قیمت بھی دینے کے لئے وقت کے حکمران تیار تھے لیکن اس کی حالت یہ ہے کہ قومی اسمبلی کی تنخواہ اور جب مغربی پاکستان اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے تھے تو اس کی تنخواہ بھی غرباء و یتامیٰ پر خرچ آتی ہے۔ وفات سے پہلے اہلیہ محترمہ سے فرمایا کہ تم نے ۵۶ سال نہایت عسرت اور تنگی سے میرے ساتھ گزارے ہیں مجھے معاف کر دینا میں تمہیں تکالیف و مصائب کے علاوہ کچھ نہ دے سکا۔ آپ کے بھائی اور داماد پاس ہی موجود تھے۔ داماد نے مولانا ہزارویؒ کی حالت دیکھ کر رب یسر ولا تعسر پڑھا۔ مولانا ہزارویؒ نے جب آنکھ کھولی تو فرمایا کہ آگے بھی پڑھو و تمم بالخیر یہ کہہ کر کلمہ طیبہ پڑھا اور دنیا سے رخصت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مولانا کی عمر وفات کے وقت ۸۵ برس تھی۔ آپ ۴ر فروری ۱۹۸۱ء کو بفہ کے پرانے قبرستان میں دفن کئے گئے۔ باوجود شدید باد و باراں اور برف باری کے مانسہرہ میں یہ تاریخی جنازہ تھا۔ رات ۹ بجے سپرد خاک کئے گئے۔

بقیہ: مغرب کے دوھرے معیار

یہ تو ہوئی مغرب کے روپے کی بات' لیکن کیا ہم انسانیت کی تباہ و بربادی پر چپ سادھے رہ سکتے ہیں؟ کیا ہم مغرب کے مقتدر طبقوں اور یہودیوں کو یہ مہلت دے سکتے ہیں کہ وہ انسانوں کی دنیا و آخرت برباد کرتے رہیں؟ ہم سب مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس پر غور کریں۔ ایک دوسرے کا گلہ کاٹ کر اسلام کو بدنام نہ کریں۔ ہمارا دین' بلکہ یوں کہئے کہ انسانیت کا دین' اسلام تو امن کا پیمبر ہے۔ ہم نے مغربی اداروں اور ذرائع ابلاغ کی مہم کا مقابلہ حکمت عملی اور منصوبہ بندی سے کرنا ہے۔ یہی انسانیت کی سب سے بڑی خدمت ہے۔

قسط نمبر ۲

عقیدۂ حیات و نزول مسیح علیہ السلام پر قادیانیوں کے چند شبہات

مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

چنانچہ خود مرزا بھی اقرار کرتے ہیں کہ

نمبر ۱ وآمنا بمعانی ارادها الله والرسول الكريم وان لم تعلمها ولم يكشف علينا حقيقتها من الله العليم

روحانی خزائن ج ۵ ص ۲۱

ترجمہ:۔ اور ہم کئی ایسے حقائق کو تسلیم کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم نے ارادہ فرمائے ہے اگرچہ ہم ان کو نہ جانتے ہوں اور نہ ہی ان کی اصل حقیقت ظاہر ہوئی ہو

آئینہ کمالات ص ۲۱ نور الحق ص ۷۱ خزائن ۸ ص ۷۔

نمبر ۲ مرزا تسلیم کرتا ہے کہ

انبیا کی تعلیمات کا بہت سا حصہ فوق العقل ہوتا ہے۔

(شہادت القرآن ص ۵۳)

نمبر ۳۔ سید الانبیاء ﷺ کا معراج جسمانی باجماع صحابہؓ مسلم ہے (ازالہ اوھام) اور اجماع صحابہؓ حجت شرعیہ ہے ۲۰۶ ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۲۳ خزائن ص

نمبر ۴۔ مرزا صاحب کو گرونانک کے چولہ کو آسمان سے اترنا مسلم ہے چنانچہ لکھتا ہے کہ بعض لوگ رنگ کی جنم ساکھی (سکھوں کی مذہبی کتاب) کے اس بیان پر تعجب کریں گے کہ یہ چولہ آسمان پر سے نازل ہوا ہے اور خدا نے اسے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے مگر خدا تعالیٰ کی بے انتہا قدرتوں پر نظر کر کے کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ اس کی قدرتوں کی کسی نے حد بست نہیں کی۔

(ست بچن ص ۷۳ خزائن ج ۱۰ ص ۱۵۷)

"انبیا کی تعلیم اور حکیموں کی تعلیم میں بصورت فرض کرنے صحت پر دو تعلیم کے مابہ الامتیاز کیا ہے تو بجز اس کے اور کوئی مابہ الامتیاز قرار نہیں دے سکتا کہ انبیا کی تعلیم کا بہت سا حصہ فوق العقل ہے"۔

(شہادۃ القرآن ص ۵۳)

"ایسے مورخوں کو سوچنا چاہئے کہ یہ عجیب قصہ باوا صاحب کی وفات کا اور پھر ان کی نعش گم ہونے کا حضرت مسیح کے قصہ سے بہت ملتا ہے کیونکہ یہی واقعہ یہاں بھی پیش آیا اور حضرت مسیح کی نعش کو چرایا جانے کا اب تک یہودیوں کو شبہ چلا آتا ہے۔ دیکھئے انجیل متی آخر غرضیکہ جب اسی الزام کے نیچے عیسائی صاحبوں کا عقیدہ یہی ہے تو پھر باوا نانک صاحب کے قصہ پر یہ اعتراض بے جا ہے بالخصوص جب باوا صاحب کے گرنتھ میں اس قسم کے شعر بھی پائے جاتے ہیں کہ جو لوگ خدا کی محبت میں مرے ہوئے ہوں وہ پھر بھی زندہ ہو جایا کرتے ہیں تو ایسے شعر ان کے اس واقعہ کے اور بھی موید ٹھہرتے ہیں۔

(ست بچن ص ۱۱۳ خزائن ص ۲۳۶ ج ۱۰)

دنیا میں بہترے ایسے گزرے ہیں کہ جن کی قوم یا معتقدوں کا یہی اعتقاد تھا کہ ان کی نعش گم ہو کر وہ مع جسم بہشت میں پہنچ گئی ہے تو کیا عیسائی قبول کر لیں گے کہ فی الحقیقت ایسا ہی ہوا ہو گا ورنہ جاؤ بابا نانک صاحب کے واقعات پر ہی نظر ڈالو کہ سترہ لاکھ سکھ صاحبان کا اسی پر اتفاق ہے کہ در حقیقت وہ مرنے کے بعد مع اپنے جسم کے بہشت میں پہنچ گئے اور نہ صرف اتفاق بلکہ ان کی معتبر کتابوں میں جو اسی زمانہ میں تالیف ہوئیں یہی لکھا ہے۔

اگر عیسائی صاحبان کچھ انصاف سے کام لینا چاہیں تو جلد سمجھ سکتے ہیں کہ سکھ صاحبوں کے دلائل بابا نانک صاحب کی نعش گم ہونے اور مع جسم کے بہشت میں جانے کے بارہ میں عیسائیوں کے مزخرفات کی نسبت بہت ہی قوی اور قابل توجہ ہیں۔

(ست بچن ص ۱۶۱ خزائن ج ۱۰ ص ۲۸۵)

ملاحظہ فرمایئے مرزا صاحب کتنی صفائی سے بابا نانک کا چولہ آسمان سے اترنا تسلیم کر رہے ہیں نیز اس کے ثبوت میں سکھوں کی تحریرات مذہبی اور ان کا اتفاق پیش کر رہے ہیں تو فرمایئے کہ کیا ہمارے قرآن مجید کی آیات بے شمار اور احادیث رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید و اثبات دربارہ حیات و نزول مسیح مرزا صاحب کو مطمئن نہیں کرتا؟

۱۷ لاکھ سکھوں کا اجماع تو ثبوت کے لئے کافی ہے تو اس وقت سوا ارب مسلمانوں کا حیات و نزول پر اجماع و اتفاق مرزا صاحب کو مطمئن نہیں کرتا؟

کتنے افسوس کی بات ہے کہ غیروں کی تحریرات اور اتفاق تو ثبوت مسئلہ کے لئے حجت ہو مگر قرآن و حدیث کی سینکڑوں نصوص اور سوا ارب مسلمانوں کا اتفاق حجت نہ ہو مرزا صاحب بابا نانک کا تو آسمان سے محض انسانی کتابوں میں مندرج ہونے کی بنا پر تسلیم کر رہے ہیں مگر متعدد آیات قرآنی اور بے شمار احادیث خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور اکابرین امت کی ہزارہا تحریرات کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر سے نزول تسلیم نہیں۔ آخر کیوں؟ کیا باوا صاحب کا گرنتھ اور جنم ساکھی' قرآن و حدیث اور آئمہ امت کی ہزارہا نصوص سے مرزا صاحب کے ہاں زیادہ معتبر اور قابل وثوق ہیں؟

کیا قدرت الٰہی کی وسعتیں صرف مسئلہ نزول مسیح

کے متعلق محدود ہو کر رہ جاتی ہیں؟ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔

آخر انصاف بھی کوئی حقیقت ہے۔ اتنی ہٹ دھرمی' ضد' تعصب و عناد تو انسانیت کے لئے انتہائی عار اور غیر مناسب چیز ہے۔

چوتھا شبہ اور اعتراض کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کھاتے پیتے کیا ہوں گے جواب از مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

(اور ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ سو برس چھوڑ کر کوئی دو لاکھ برس سویا رہے۔) ملفوظات احمدیہ ج ۱ ص ۱۰۵ اس صفحہ پر دیگر عجائبات بھی ملاحظہ فرمایئے۔)

پھر اور جگہ لکھا ہے کہ

اس درجہ پر مومن کی روٹی خدا ہوتا ہے جس کے کھانے پر اس کی زندگی موقوف ہوتی ہے اور مومن کا پانی بھی خدا ہوتا ہے جس کے پینے سے وہ موت سے بچ جاتا ہے۔ (ضمیمہ براہین ص ۵۷ خزائن ج ۲۱ ص ۲۱۶)

تبصرہ اور تجزیہ جیسے کوئی شخص دو لاکھ سال تک بلا کھانے پینے کے سویا رہ سکتا ہے اسی طرح مسیح کا بھی خیال کر لو کہ وہ بھی قدرت و حکمت کے تحت چند ہزار سال یکساں صحت پر رہ سکتے ہیں جیسے ایک مومن کا کھانا پینا خدا ہو سکتا ہے اسی طرح خدا کے مقدس اور مقرب نبی حضرت عیسیٰ کا کھانا پینا بھی خدا ہوتا ہے۔

حضرت مسیح جس جہان میں رہتے ہیں وہاں مادی خورد و نوش کی حاجت نہیں وہاں وہ فرشتوں کی طرح خدا کی تسبیح و تحلیل ہی کی غذا استعمال کر رہے ہیں چنانچہ خود مسیح کا فرمان انجیل متی میں مندرج ہے کہ آدمی صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہے گا" متی ۴ ۴

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم صوم وصال مت رکھو صحابہؓ نے عرض کیا کہ آپ تو رکھتے ہیں تف فرمایا ایکم مثلی' ابیت عندربی یطعمنی و یسقینی او کما قال

یعنی تم میں سے مجھ جیسا کون ہو سکتا ہے مجھے میرا پرور دگار کو کھلاتا پلاتا ہے۔

یعنی عبادات الٰہی سے یہ جسمانی غذائیت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی روحانی غذا سے مستفید ہو رہے ہوں گے۔

اگر صرف مادی غذا پر ہی ضد ہے تو سنئے۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ میں نے مسیح کے ساتھ کئی بار ایک ہی دستر خوان پر کھانا کھایا ہے (نور الحق ص ۱) میں نے ایک بار ایک پیالہ میں مسیح کے ساتھ گائے کا گوشت کھایا۔ (تذکرہ ص ۴۲۷)

ایسے ہی تذکرہ میں مزید کھانے پینے کے واقعات مندرج ہیں۔

غرضیکہ اس قسم کے تمام قادیانی ڈھکوسلے محض شیطانی حیلے بہانے اور وسوسے ہیں ان کے اظہار سے اصل مسئلہ متاثر نہیں ہو سکتا۔

قادیانی شبہ نمبر ۵

کبھی کہتے ہیں کہ رفع و نزول مسیح کے سلسلہ میں یہ بھی دیکھئے کہ فضائیں کرہ ناریہ میں کیسے آمد و رفت ہو سکتی ہے؟

جواب جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ کو گلزار کر دیا تھا ایسے ہی راستہ میں اگر کوئی ایسی ویسی بات ہے تو اللہ اس کا بھی کوئی بندوبست کر سکتا ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

(مقبولان الٰہی کے متعلق) اور ان سے خد اللہ کے وہ معاملات ہوتے ہیں جو دوسروں سے وہ ہرگز نہیں کرتا جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کا وفادار بندہ تھا اس لئے ہر ایک ابتلا کے وقت خدا نے اس کی مدد کی جبکہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا خدا نے آگ کو ان کے لئے سرد کر دیا (حقیقۃ الوحی ص ۵۰)

نمبر ۲ دوسری جگہ یہی خرق عادت بابا نانک کیلئے بھی تسلیم کی۔ چنانچہ مرزا لکھتا ہے کہ

اس کا تو تھا معجزانہ اثر
کہ نانک بچا جس سے وقت خطر
بچا آگ سے اور بچا آب سے
اسی کے اثر سے نہ اسباب سے

(ست بچن ص ۴۲ مندرج خزائن ج ۱۰ ص ۱۶۴)

تو جب گرو نانک اثر آتش سے محفوظ رہا۔ حضرت خلیل کو خدا نے محفوظ فرمایا تو کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ ضابطہ نہیں چل سکتا یہاں کیوں ضد کرتے ہو؟ دراصل آپ جیسے منکر قدرت الٰہی اور متردد و مشکک کے لئے ہی قادر قیوم خدا نے واضح فرما دیا کہ وکان اللہ عزیزا" حکیما"۔

مرزا اور ان کی ہمنوائی میں مرزائی کہا کرتے ہیں کہ وفات مسیح پر اجماع صحابہؓ و تابعین و تبع تابعین و دیگر علمائے امت منعقد ہے۔ (دیکھئے انجام آتھم ص ۱۳۲ ۱۳۳)

نیز لکھا کہ

افسوس کہ قرون ثلاثہ کے بعد بعض مسلمانوں کے فرقوں کا یہ مذہب ہو گیا کہ گویا حضرت مسیح علیہ السلام صلیب سے محفوظ رہ کر آسمان پر زندہ چلے گئے۔

(حقیقۃ الوحی حاشیہ ص ۵۹ مندرج خزائن ج ۲۲ ص ۶۱)

الجواب ۔ یہ مقولے بھی جناب مرزا صاحب اور ان کی ذریت باطلہ کے محض دھونس بازی ہیں آنجناب غلط بیانی کرتے ہوئے ذرہ بھر نہ شرماتے تھے اس سلسلہ میں آنجناب کذاب اعظم جناب ابلیس کے انتہائی مقرب اور نوبل پرائز یافتہ ہیں چنانچہ اسی بنا پر ۱۶۔ ۱۷ سال تک ابلیس ہی کے زیر سایہ جھوٹی مسیحیت اور نبوت کی دکان چمکائے رہے۔

اس سلسلہ میں بس اتنا ہی کافی ہے کہ جناب مرزا صاحب اکابرین امت میں سے کسی معتبر اور مستند عالم یا کتاب کا حوالہ تو انعقاد اجماع پر پیش کریں محض زبانی زٹل بازی سے کام نہیں چلتا۔ نیز مرزا صاحب تو نہایت زور دار الفاظ میں حیات و نزول مسیح پر اجماع امت بھی نقل کر چکے ہیں ملاحظہ فرمایئے ان کی کتاب شہادۃ القرآن ص ۲ و ۹ و چشمہ معرفت ص ۸۳ نیز ازالہ اوہام ص ۵۵۷ علاوہ ازیں براہین احمدیہ ص ۴۹۸ و ۵۰۵ پر اس مسئلہ کو واضح طور پر آیات قرانیہ

باقی ص ۲۷ پر

(كنز العمال ص٢٧٠ ج١٢ حديث نمبر ٣٤٩٩٩)

7:4 "From Hazrat Aishah (Allah be pleased with her): The Prophet صلی اللہ علیہ وسلم said I am the last Prophet and my mosque is the last mosque among the mosques of all the prophets."

(Kanzul Ummal, Vol. 12, p.270, Hadith No. 34999).

عن أبى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: «كنت أول النبيين فى الخلق وآخرهم فى البعث»

(كنز العمال ص٤٥٢ ج١١ حديث نمبر ٣٢١٢٦)

7:5 "From Abu Hurairah (Allah be pleased with him): Allah's Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم said, "I was first among the Prophets in creation and the last of them to be sent as the Prophet into the world."

(Kanzul Ummal, Vol. 11, p.452, Hadith No. 32126).

عن العرباض بن سارية رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنى عند الله فى أول الكتاب لخاتم النبيين وإن آدم لمنجدل فى طينته.

(مجمع الزوائد ص٢٢٣ ج٨، مسند أحمد ص١٢٧ ج٤، مستدرك حاكم ص٦٠٠ ج٢ واللفظ له كنز العمال ج١١ حديث ٣١٩٦٠-٣٢١١٤ واللفظ له)

7:6 "From Arbaz bin Saria (Allah be pleased with him): Allah's Messenger, Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم said: "To Allah I was 'Khatam-un-Nabieen' (the last Prophet) in *Lauhe Mahfooz*, (the Guarded Tablet) while the leaven of Adam (peace be upon him) was still under fermentation."

(Musnad Ahmad, Vol. 4, pp.127-128;
Mustadrak Hakim, Vol. 2, p.600;
Majmauz Zawaid, Vol.8 p.223).

عن أبى هريرة رضى الله عنه فى حديث الشفاعة فيأتون محمداً صلى الله عليه وسلم فيقولون يا محمد أنت رسول الله وخاتم الأنبياء.........

(صحيح بخارى ص٦٨٥ ج٢)

7:7 "From Abu Hurairah (Allah be pleased with him) in Hadith-e-Shafa'at (Hadith of Inercession): On the Day of Judgement, after having approached other prophets, (Allah's peace be on them) the people (on the advice of Hazrat Isa (Jesus), (Peace be on him), will go to Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم and will say: "Ya Muhammad, you are Allah's messenger and the last of the Prophets.....".

(Sahih Bukhari, Vol.2, p.685).

عن جابر رضى الله عنه أن النبى صلى الله عليه وسلم قال أنا قائد المرسلين ولا فخر وأنا خاتم النبيين ولا فخر وأنا أول شافع وأول مشفع ولا فخر.

(سنن دارمى ص٣١ ج١، كنز العمال ص٤٠٤ ج١١ حديث نمبر ٣١٨٨٣)

7:8 "From Hazrat Jabir, (Allah be pleased with him): Said the Prophet صلی اللہ علیہ وسلم. "I am the leader of all the Prophets but I don't pride (myself on it) and I am the last of all the Prophets but I don't pride (myself on it) and I shall be the first intercessor and my intercession will be the first to be accepted but I don't pride (myself on it)."

(Sunan Darmi, Vol. 1, p.31 & Kanzul Ummal, Vol. 11, p.404, Hadith No. 31883).

عن عبد الله بن عمرو رضى الله عنه قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوماً كالمودع فقال أنا محمد النبى الأمى ثلاث مرات ولا نبى بعدى.

(مسند أحمد ص١٧٢، ٢١٢ ج٢)

7:9 "Abdullah bin Amr bin Aas (Allah be pleased with them) related that once Allah's Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم came out to us as if he was parting away (from us for ever) and said thrice 'I am Muhammad 'Nabi Ummi' (Prophet who did not learn anything from any human) and there shall be no prophet after me."

(Musnad Ahmad, Vol. 2, pp.172, 212).

من أبى هريرة رضى الله عنه مرفوعاً لما خلق الله عز وجل آدم خبره ببنيه فجعل يرى فضائل بعضهم على بعض فرأى نوراً ساطعاً فى أسفلهم فقال يا رب: من هذا؟ قال هذا ابنك أحمد هو الأول وهو الآخر وهو أول شافع وأول مشفع.

(كنز العمال ص٤٣٧ ج١١ حديث ٣٢٠٥٦)

6:2 On the authority of Abu Yala, Hafiz Ibne Hajr, (Allah's mercy on him) ended this Hadith with the following words:

ولكن بقيت المبشرات قالوا وما المبشرات؟ قال: رؤيا المسلمين جزء من أجزاء النبوة .

(فتح البارى ص٣٧٥ ج١٢)

"But joyful tidings shall continue to be!" The Sahabah صلى الله عليه وسلم.. asked, "What (are) joyful tidings"? The Prophet صلى الله عليه وسلم said, "(It is) the dream of a believer which is a part of the ingredients of prophethood".

(Fath ul Bari, Vol. 12, p.375)

This subject matter of Hadith is also related from the following Sahabah (Allah be pleased with them).

6:3 Hadith from Hazrat Abu Hurairah, (Allah be pleased with him).

(Recorded in Sahih Bukhari, Vol. 2, p.1035).

6:4 Hadith from Hazrat Ummul Momineen, Aishah Siddiqah, (Allah be pleased with her). ***(Recorded in Kanzul Ummal, Vol. 15, p.370, Hadith No. 41419 and in Majmauz Zawaid, Vol. 7, p.172).***

6:5 Hadith from Hazrat Huzaifah bin Aseed, (Allah be pleased with him) (Recorded as in 6:4 above).

6:6 Hadith from Hazrat Ibne Abbas, (Allah be pleased with them). ***(Recorded in Sahih Muslim, Vol. 1, p.191 and Sunan-e-Nasai: Vol. 1, p.186, and Abu Dawood*** Vol. 1, p.127 and ***Ibne Majah,*** p.278).

6:7 Hadith from Umme Karzenil K'abia, (Allah be pleased with her).

(Recorded in Ibne Majah p.278 and Ahmad Vol. 6, p.381 and Fath ul Bari Vol. 12, p.375).

6:8 Hadith from Abul Tufail, (Allah be pleased with him).

(Recorded in Musnad Ahmad Vol. 5, p.454 and Majmauz Zawaid, Vol. 7, p.173).

HADITH (7)

LAST PROPHET: LAST UMMAH

من أبى هريرة رضى الله عنه أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نحن الآخرون السابقون يوم القيامة . بيد أنهم أوتوا الكتاب من قبلنا.

(صحیح بخاری ص۱۲۰ ج۱ واللفظ له، صحیح مسلم ص۲۸۲ ج۱)

7:1 "From Abu Hurairah (Allah be pleased with him): I heard the Prophet صلى الله عليه وسلم saying "We are the last (Ummah) but will precede all on the Day of Resurrection except that the Book was given to them before us".

(Sahih Bukhari, Vol. 1, p.120; Sahih Muslim, Vol. 1, p.282).

In this Hadith, the Prophet صلى الله عليه وسلم has mentioned himself as the last of all the prophets and his Ummah as the last of all the Umam. This subject matter appears in several Ahadith as referred to below:

من حذيفة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (فذكر الحديث، وفيه) ونحن الآخرون من أهل الدنيا والأولون يوم القيامة المقضى لهم قبل الخلائق.

(صحیح مسلم ص۲۸۲ ج۱ نسائی ص۲۰۲ ج۱)

7:2 "Hadith from Hazrat Huzaifah Nibnil Yamaan, (Allah be pleased with him) that the holy Prophet صلى الله عليه وسلم said, "We came in the last among the people in the world and shall be the first among the created to be judged on the Day of Resurrection."

(Recorded in Sahih Muslim, Vol. 1, p.282, and in Nasai, Vol. 1, p.202).

من ابن عباس رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى (فذكر حديث الشفاعة، وفيه) نحن الآخرون الأولون نحن آخر الأمم وأول من يحاسب .

(مسند أحمد ص۲۸۲ ج۱)

7:3 "Hadith from Hazrat Ibn-e-Abbas, (Allah be pleased with them) that the holy Prophet صلى الله عليه وسلم said in (Hadith-e-Shafa'at) "We are the last and the first. We came after all peoples and we shall precede all (on the Day of Judgement) in getting adjudged."

(Musnad Ahmad, Vol. 1, p.282).

من عائشة رضى الله عنها من النبى صلى الله عليه وسلم قال أنا خاتم الأنبياء ومسجدى خاتم مساجد الأنبياء.

without a new Shariat.

42 In the case of our Prophet صلی اللہ علیہ وسلم even such prophets will not come, except that there shall be religious revivalists of the Ummah. They will come most certainty as is related in the Hadith of *Abu Dawood* and others:

إن الله يبعث لهذه الأمة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها دينها .

(أبو داود ص٢٣٢ ج٢)

"Verily, Allah the Exalted will send down to this Ummah such men at the head of every century as will revive the Deen for it."

(Abu Dawood, Vol. 2, p.233).

HADITH (5)

THIRTY LIARS IN THE UMMAH

عن ثوبان رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه سيكون في أمتى كذابون ثلاثون كلهم يزعم أنه نبى وأنا خاتم النبيين لا نبى بعدى .

(أبو داود ص٢٢٨ ج٢ واللفظ له ، ترمذى ص٤٥ ج٢)

5:1 It is related by Hazrat Thauban, (Allah be pleased with him) that our Prophet صلی اللہ علیہ وسلم said, "In my Ummah there shall be born thirty liars; each of them will pretend that he is a prophet but I am the last of the prophets; there shall be no prophet after me."

(Abu Dawood, Vol. 2, p.228; Tirmizi, Vol. 2, p.45).

This Hadith is also Mutawatir. Besides Hazrat Thauban (Allah be pleased with him), the following venerable Sahabah, (Allah be pleased with them all), have also related it:

5:2 Hadith from Hazrat Abu Hurairah, (Allah be pleased with him).
(Recorded in 'Sahih Bukhari' Vol. 1, p. 509, and 'Sahih Muslim,' Vol. 2, p.397).

5:3 Hadith from Hazrat Nuaim bin Masud, (Allah be pleased with him).
(Recorded in 'Kanzul Ummal',Vol. 14, p.198, Hadith No. 38372).

5:4 Hadith from Abu Bakrah, (Allah be pleased with him).
(Recorded in Mushkil ul Aasar Vol. 4, p.104).

5:5 Hadith from Abdullah bin Zubair, (Allah be pleased with them).
(Recorded in Fath ul Bari, Vol. 6, p.617, Hadith No. 3609).

5:6 Hadith from Abdullah bin Amr, (Allah be pleased with them).
(Recorded in Fath ul Bari, Vol. 13, p.87, Hadith No. 7121).

5:7 Hadith from Abdullah bin Masud, (Allah be pleased with him).
(Recorded in Fath ul Bari, as above).

5:8 Hadith from Hazrat Ali, (Allah be pleased with him). (Recorded in *Fath ul Bari*, as above).

5:9 Hadith from Hazrat Samurah, (Allah be pleased with him).
(Recorded in Fath ul Bari, as above).

5:10 Hadith from Hazrat Huzaifah, (Allah be pleased with him).
(Recorded in Fath ul Bari, as above).

5:11 Hadith from Hazrat Anas, (Allah be pleased with him).
(Recorded in Fath ul Bari, as above).

5:12 Hadith from Hazrat Noman bin Bashir, (Allah be pleased with him).
(Recorded in Majmauz Zawaid, Vol. 7, p.334).

Note: The text of all these Ahadith has been narrated in *Majmauz Zawaid*, Vol. 7, pp.332-334.

HADITH (6)

NO NABI NO RASOOL AFTER ME

عن أنس بن مالك رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدى ولا نبى .

(ترمذى ص٥١ ج٢ ، مسند أحمد ص٢٦٧ ج٣)

6:1 "From Anas bin Malik, (Allah be pleased with him): Allah's messenger Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم said: "Verily, 'risalat' and 'nubuwwat' are terminated; so there shall be neither a 'rasool nor a 'nabi' after me'. Imam Tirmizi calls this Hadith as 'Sahih' and Hafiz Ibne Katheer says that Imam Ahmad wrote it in his *Musnad*.

Note: Every prophet is called a 'Nabi' whether he was given a 'Shariat' or not; and the prophet who was given a 'Shariat' is called a 'Rasool'.

Part 2

ISLAMIC BELIEF OF FINALITY OF PROPHETHOOD

by Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi

Translated by K.M. Salom

3:12 Hadith from Zaid Bin Arqam, (Allah be pleased with him).
(Recorded in Majma Vol. 9, p.111).

3:13 Hadith from Abdullah bin Umar, (Allah be pleased with them).
(Recorded in Majma Vol. 9, p.110 and in Khasais Kubra Suyutee Vol. 2, p. 249).

3:14 Hadith from Hubshi bin Junadah, (Allah be pleased with him).
(Recorded in Majma Vol. 9, p.109 and in Kanz, Vol. 13, p.192, Hadith No. 36572).

3:15 Hadith from Malik bin Hassan bin Huwarith, (Allah be pleased with him).
(Recorded in Kanz, Vol. 11, p.606, Hadith No. 32932).

3:16 Hadith from Zaid bin Abi Aufa, (Allah be pleased with him).
(Recorded in Kanz, Vol. 13, p.105, Hadith No. 36345).

3:17 Hadith from Hazrat Muawiah (Allah be pleased with him).
(Recorded in Minassawaiq-al-Mohriqah, p.179)

3:18 Ibn-e-Abbas, (Allah be pleased with them).
(Al-Musnad, Vol. 1, p.331; Majma, Vol. 9, p.109).

It should be noted that a Hadith which is accredited to more than ten distinguished Sahabah, (Allah be pleased with them), is classified among the Ahadith Mutawatirah as per decision of the noted Muhadditheen (Tradition Narrators). Since there are more than ten accreditions in this case, Hazrat Shah Waliullah Muhaddith Dehlavi, (Allah's mercy on him), has included it among the 'mutawatirat'. He writes in his *Izalat-ul-Khifa* under the caption, *Maathir-e-Ali*"(Allah be pleased with him):

فمن المتواتر: أنت مني بمنزلة هارون من موسى.

(إزالة الخفاء مترجم ص٤٤٤ ج٤ مطبوعه قديمي كتب خانه كراتشي)

"From among the Mutawatir Ahadith there is a Hadith that the holy Prophet صلى الله عليه وسلم said to Hazrat Ali (Allah be pleased with him) "Thou art to me in the same position as Haroon was in relation to Moosa." (Allah's peace be upon them).

(Izalatul Khifa Mutarjam Vol. 4, p.444. Printers Qadeemi Kutub Khana, Karachi).

HADITH (4)

Neither 'Tashreei Nabi' Nor 'Ghair Tashreei Nabi' in this Ummah

عن أبي هريرة يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وأنه لا نبي بعدي وسيكون خلفاء فيكثرون. (صحيح بخاري ص٤٩١ ج١ واللفظ له، صحيح مسلم ص١٢٦ ج٢، مسند أحمد ص٢٩٧ ج٢)

4:1 "Abu Hurairah (Allah be pleased with him) relates from the Prophet .... that the Bani Israel were led by their own prophets; when one prophet died, another prophet took his place but there shall be no prophet after me except that there shall be Caliphs and they will be many."

(Sahih Bukhari, Vol. 1, p.491, Sahih Muslim, Vol. 2, p.126, Musnad Ahmad, Vol. 2, p.297).

It is well-known that the prophets who came among the Bani Israel did not bring with them any **new Shariat (Divine Statutes); they only strengthened those laws which were sent down earlier through Hazrat Moosa, (peace be on him), because they were simply 'ghair tashree' prophets.**

Note: 'Tashreei Nabi' means Prophet with a Shariat; 'Ghair Tashreei Nabi' means Prophet

بقیہ۔ قادیانیوں کے شبہات

سے ثابت کر چکے ہیں ایسے ہی براہین احمدیہ ج ۵ ص پر بھی نزول مسیح پر آیات قرآنی کا حوالہ دے چکے ہیں لہٰذا اب کس منہ سے اس کے خلاف پر اجماع امت نقل کر رہے ہیں۔

پھر آنجناب بصورت انکار حیات و نزول بھی اس مسئلہ کو اجماعی نہیں بلکہ مختلف فیہ بتا رہے ہیں

(ازالہ اوہام ص ۲۹۲)

پھر یہ بھی لکھا کہ

ابتدا سے آج تک بعض اقوال صحابہؓ اور مفسرین بھی

اس کو (مسیح کو) مارتے چلے آئے ہیں تو اب دعویٰ اجماع کس قدر دھوکا دہی ہے۔(ازالہ ص ۷۱ ۲)

(مرزا کو اتنا بھی ہوش نہیں کہ بعض اقوال کی بناء پر تو پھر تیرا دعویٰ اجماع بر وفات بھی ہذیان ہی ہو گا)

نیز یہ بھی لکھا کہ

غرضیکہ وفات مسیح کے قائل بعض صحابہ بھی تھے (ازالہ ص ۷۱ ۲) نہ دعویٰ اجماع ثابت ہو سکا۔ نہ نقل اجماع ہی ثابت۔ بلکہ باقرار مرزا بعض صحابہؓ حیات مسیح کے قائل تھے نیز اس کے ہاں کسی مسئلہ پر بھی اتفاق نہیں۔ تو پھر وفات مسیح کیسے اجماعی اور اتفاقی ہو گیا؟

مزید بر آں یہ کہ

آپ تو صاف لکھ آئے ہیں کہ مسلمان ابتداء سے ہی یہ عقیدہ پختہ کرتے چلے آئے ہیں (ازالہ ص ۵۵۷)

ناظرین کرام یہ ہے اس قادیانی اعتراض کی حقیقت جس کو معقولیت سے رتی بھر واسطہ نہیں ہے ویسے تمام قادیانیت اسی قسم کے ہی وسوسوں اور دسیسہ کاریوں پر مشتمل ہے۔ حقیقت اور صداقت سے اس کو کوئی واسطہ نہیں ہے کاش کہ بنی نوع انسان اس کو بھانپ کر اس سے مکمل محتاط رہے اور جو بد قسمت اس کے چکر میں پھنس چکے ہیں وہ بھی اپنی عاقبت کی فکر کرتے ہوئے اس دجالی فتنے سے نکلنے کی کوشش کریں۔

قادیانی شبہ نمبر ۲

بسا اوقات مرزا صاحب اور ان کے چیلے کہا کرتے ہیں کہ حدیث یدفن معی فی قبری کے مطابق تو مطلب یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کو (معاذ اللہ) اکھاڑ کر حضرت مسیح کو دفن کیا جائے گا۔ اس سے تو آپ کی توہین لازم آتی ہے۔ چنانچہ مرزا لکھتا ہے کہ

ایسا ہی لوگ سمجھ رہے تھے کہ مسیح وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں دفن کیا جائے گا لیکن وہ اس بے ادبی کو نہیں سمجھتے تھے کہ ایسے نالائق اور بے ادب کون آدمی ہوں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو کھودیں گے اور یہ کس قدر لغو حرکت ہے کہ رسول مقبول کی قبر کھودی جاوے اور پاک نبی ﷺ کی ہڈیاں (معاذ اللہ) لوگوں کو دکھائی جاویں۔

(ازالہ ص ۴۷۰) **جواب** ناظرین کرام آپ یہ حقیقت لحظہ بھر بھی فراموش نہ کریں کہ قادیانیت کو خدا رسول ﷺ اور مذہب و حقانیت سے رتی بھر بھی تعلق ہرگز نہیں ہے یہ تو محض عالمی صیہونیت کا آلۂ کار ٹولہ ہے جس نے محض دھوکا دہی کیلئے مذہب کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔ چنانچہ اس خبیث نے اس حدیث پاک میں جس الحاد و زندقے کا اظہار پیش کیا ہے اس سے میرا دعویٰ سو فیصد ثابت ہو جاتا ہے۔ یہ خبیث محض اپنا الو سیدھا کرنے کیلئے اس قسم کے ہذیانات بک رہا ہے ورنہ اصل حقیقت خود حدیث رسول میں واضح تھی کہ حضرت مسیح بعد از نزول ۴۵ برس زندگی گزار کر طبعی وفات سے دوچار ہوں گے تو ان پر مسلمان امت نماز جنازہ پڑھے گی اور پھر وہ روضہ اطہر میں جو ایک قبر کی جگہ خالی ہے وہاں مدفون ہوں گے چنانچہ فرمایا فیکون قبرہ رابعا۔ کہ آپ کی تدفین کے بعد اس حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں چار قبریں ہو جائیں گی۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک، حضرت خلیفۃ الرسول صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی، تیسری حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اور چوتھی جس کی جگہ ابھی تک خالی ہے وہ حضرت مسیح کی قبر مبارک ہو گی تو اس طرح حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہ میں کل چار قبور شریفہ ہو جائیں گی ان کے علاوہ وہاں کوئی گنجائش نہیں یہ خبیث اس صحیح اور واقعی مفہوم کو محض اپنی خباثت سے بگاڑ کر امت مسلمہ کے اذہان و قلوب کو پریشان کر رہا ہے۔ پھر مزے کی بات یہ ہے کہ یہی مفہوم خود اس دجال نے بھی اسی کتاب میں نقل کیا ہے۔ دیکھئے یہی ازالہ اوہام ص ۴۷۱،

مردود ازلی لکھتا ہے کہ

ممکن ہے کہ کوئی مثیل مسیح ایسا بھی ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کے پاس مدفون ہو۔

اب بتلایئے جب اصل حقیقت اس نے خود ظاہر کر دی جس کی امت قائل ہے تو پھر ازالہ ص ۴۷۰ والی بکواس کی کیا ضرورت تھی۔ یہ لعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا دیگر شعائر اسلام کی ذرہ برابر تکریم و تعظیم کا قائل نہیں۔ اسی خبیث نے ایک جگہ روضہ اطہر کی توہین نہایت ہی المناک انداز سے کی ہے جس کے الفاظ نقل کرنا میرے بس کی بات نہیں دیکھئے خزائن ج ۱۷ ص ۲۰۵ تحفہ گولڑویہ ج ۱۷ ص ۱۱۳

کبھی قادیانی یہ بھی کہہ اٹھتا ہے

پھر جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں ...... سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا یہی بھید ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہو گا یعنی وہ میں ہی ہوں (العیاذ باللہ)

(کشتی نوح ص ۱۵ خورد سائز ص ۲۴)

دیکھئے یہاں اس نے دفن فی القبر سے مراد آنحضرت ﷺ کا عکس اور بروز مراد لیا ہے جو کہ سراسر تحریف فی الحدیث اور الحاد ہے۔ یہی مرزائیت کی بنیاد اور حقیقی روح ہے۔

باقی آئندہ انشاء اللہ

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

دنیا بھر میں آپ کے تجارتی و کاروباری تعارف کا مؤثر ذریعہ

اشتہار چھوٹا ہو یا بڑا، رنگین ہو یا بلیک اینڈ وائٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتہار کتنے لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا تاثر چھوڑتا ہے۔

ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتہارات

80,000

سے زائد افراد کی نظر سے گزرتے اور انمٹ تاثر چھوڑ جاتے ہیں۔

آپ کی مصنوعات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک موثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔

ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتہار صرف دنیوی اعتبار سے ہی مفید نہیں بلکہ اشاعت دین اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہوگا جو بروزِ حشر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔

دینی تربیت و معلومات اور فتنہ قادیانیت کے کرتوتوں سے واقفیت کے لئے

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

پڑھیے اور دوسروں تک بھی پہنچائیے

سودی لین دین والوں سے معذرت

مزید معلومات کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت۔ ایم۔ اے جناح روڈ
پُرانی نمائش کراچی

فون:۔ 7780337 ● فیکس:۔ 7780340